سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد سے

قادیان دار الامان سے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷ و ۱۴ و ۲۱ و ۲۸ تاریخ انگریزی کو شایع ہوتا ہے

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے۔

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر
بہشتی دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے (ہے)
خواص سے (للعہ)
ہندوستان سے باہر
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے (۲؎)

چیف ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

ایڈیٹرز { محمد مبارک اسمعیل بی۔اے
محمود ابن تراب

چہ گویم باز گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی
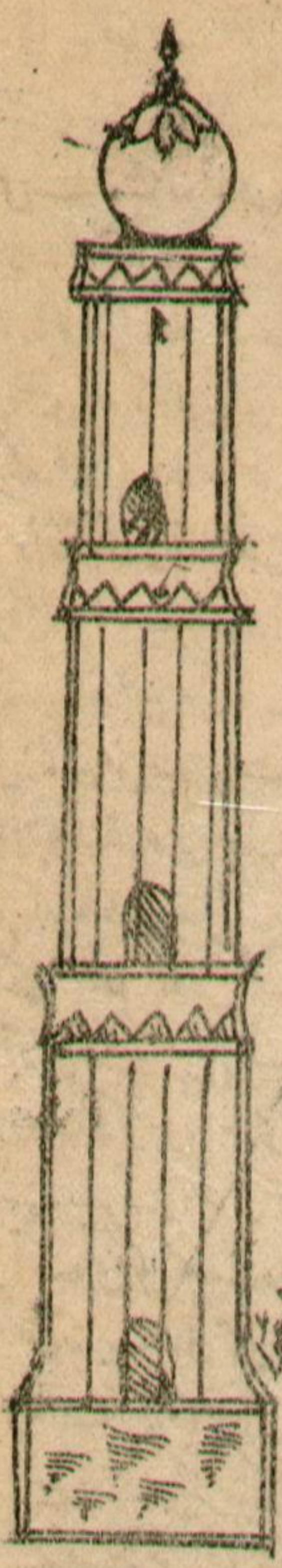
جلد (۱۸) | مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ ہجری نبوی صلعم | نمبر (۱۵)

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کا اپیل

چھ ہزار روپیہ دیدو

الحکم کی ضروریات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ۲ کی اپیل کا مطالبہ احمدی قوم۔ حق شناس اور غیور قوم سے کیا گیا ہے۔ اور اس میں بتایا گیا ہے کہ چھ ہزار کی اپیل حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ اور ایک ہزار اپنی جیب سے دینے کا وعدہ کیا تھا پس قوم کا فرض ہے کہ وہ چھ ہزار روپیہ جمع کر دیں میں جانتا ہوں اسوقت جبکہ سلسلہ اندرونی مشکلات اور فتن میں سے گذر رہا ہے۔ اور اسی سال کے اندر قوم پر کئی قسم کے زاید بوجھ پڑ چکے ہیں مزید مطالبہ شاید مناسب نہ ہو مگر حضرت خلیفۃ المسیح کے وعدوں اور مطالبات کی عزت و تکریم کرنے والے احمدی گوارا نہیں کرینگے کہ اس کو پورا نہ کیا جائے سنو روحانی طور پر ایک سعادت مند بیٹے تھے۔ پس اپنے روحانی باپ کے وعدوں کا ایفا کرو۔ حضور ایسی حالت میں کہ وہ وعدہ سلسلہ ہی کی خدمت کیلئے کیا گیا ہو۔ اس تحریک ۲۴ پور کی کا اثر انشاء اللہ شروع ہو جائیگا اس وقت بعض خود ہی مطالبات الحکم کو ڈراتے اور دہمکاتے ہیں۔ اور اس کی ہستی کو پھر خوف دلاتے ہیں مگر جو میں خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو مشاہدہ کر چکا ہوں یقین رکھتا ہوں کہ یہ بادل یقیناً پھٹ جاوینگے۔ احمدی انجمنوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ اس مقصد کیلئے اپنے احباب میں تحریک کر کے اس رقم کو پورا کریں۔ کیا وہ گوارا کرتے ہیں کہ یہ اپیل زیادہ دیر تک بیرنگ مطالبہ شایع ہوتا رہے؟

الحکم کے بقاء و استحکام کیلئے دو سو ایسے بزرگوں کی ضرورت ہے۔ جو دس روپیہ سالانہ اس کی قیمت دیں پہلے خیال تھا کہ ۱۲۵ ایسے بزرگ ہوں تو الحکم کے اجرا میں استحکام کا رنگ پیدا ہو سکے گا۔ مگر یہ تعداد کم ہے دو سو ایسے سرپرست اس کو خدا کے فضل سے موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔ یہ سعادت جن روحوں کیلئے مقدر ہے وہ انشاء اللہ نکلیں گے۔ اس وقت تک جن روحوں کو تحریک کیگئی ہے انہوں نے بڑی خوشی سے اس کو منظور کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ رپورٹ ہفتہ وار شایع ہوتی رہے جب تک کہ تعداد پوری نہ ہو جاوے۔

میں پھر ایک بار عرض کرتا ہوں کہ زیادہ دیر تک حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی اس اپیل کا شایع ہوتے رہنا جیسے ہو قوم کی شان کے خلاف ہے اسلئے احباب اپنے اپنے ہاں جلسے کر کے اپنی جماعتوں کی طرف سے اس مد میں اپنا حصہ بھیجدیں؟

آئندہ الحکم میں یہ رسید ہر ہفتہ شایع ہوتی رہے گی اور ایسا ہی ۲۰۰ دو سو مطلوبہ سرپرستوں کی رپورٹ بھی درج کرتا رہونگا۔ تا احباب کو علم ہوتا رہے کہ انہیں کس قدر کام کرنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی اپیل کا عملی جواب

مطالبہ چھ ہزار

(۱) حضرت امیر المومنین فضل عمر رضی خلیفہ ثانی (عہ)
(۲) اختر علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (عہ)
(۳) مرزا مبارک بیگ صاحب ... ... (عہ)

میزان ۱۱۲۵ روپیہ۔ بقایا ۴۸۸۵

سرپرستوں کی فہرست

(۱) مولوی عبد العزیز ہیڈ ماسٹر ... ... (عہ)

انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

احمدی جماعت میں روح پیدا ہو چلی ہے!

(گجرات سے پہلا خط)

میں نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں خواجہ صاحب کے ایک خطرناک مضمون کی حقیقت سے جماعت کو آگاہ کیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ احباب متفق ہو کر اس کے خلاف نفرت اور بیزاری کا اظہار کریں۔ الحمدللہ سب سے پہلے گجرات کی جماعت نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ باقی جماعتیں بھی امید ہے اس پر عمل کرینگی۔ بظاہر یہ معمولی باتیں ہوتی ہیں مگر اس سے قوم میں کام کرنے کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اور انہیں ضروری امور پر سوچنے کا موقعہ ملتا ہے۔

احمدی پریس اور پلیٹ فارم سے احمدیت کے خلاف کوئی آواز اٹھنا ایک لعنت ہوگی۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہر احمدی جب کوئی تحریک احمدیت کے خلاف نعوذ باللہ پائیں تو اسے آگاہ کریں اور اگر کوئی واعظ یا لیکچرار سلسلہ کے اغراض اور مقاصد کے خلاف کچھ بولے یا کہنا چاہے یا اسکی نسبت یقین ہو کہ وہ ایسا کریگا تو اسے احمدی پلیٹ فارم سے نیچے اتار دو۔ جب تک حمیت و غیرت کے یہ جذبات قوم میں پیدا نہ ہوں خاموش نہ رہو۔

ہمیں خواجہ صاحب کی ذات سے کوئی دشمنی نہیں۔ لیکن احمدیت کے خلاف اگر وہ کچھ بولیں یا لکھیں تو ہمارا فرض ہے کہ انہیں قومی اثر کے ماتحت اپنی تحریر یا تقریر کو واپس لینے پر مجبور کریں۔ بہر حال ماسٹر ہدایت اللہ صاحب کی مراسلت کو نہایت عزت سے الحکم میں جگہ دیتا ہوں (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الحکم زاد الطافہ

اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر مشکور فرماویں۔

الحکم مورخہ ۷ مئی ۱۹۱۵ء میں جو مضامین بعنوان "خواجہ صاحب اور خلافت" "خواجہ صاحب کا حملہ حضرت مسیح موعود پر" اور "خواجہ صاحب کی قربانی" چھپے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ گجرات کو پڑھ کر سنائے گئے۔ ان کو ان مضامین کے ساتھ بکلی اتفاق ہے۔ اور وہ خواجہ صاحب کے خیالات پر جو انہوں نے اپنے خط آمدہ ولایت میں ظاہر کئے ہیں اور جنکی حقیقت کو جناب ایڈیٹر صاحب الحکم نے طشت از بام کیا ہے۔ اظہار نفرت کرتے ہیں ہماری قوم احمدیہ خدا کے فضل سے روئے زمین پر ایک ہی قوم ہے۔ جسکو پولیٹکل امور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور جو سب سے بڑھ کر اپنے بادشاہ کی دل و جان سے فرمانبردار ہے۔ اگر ہماری قوم میں سے کوئی فرد بشر ایسا ہو جو پولیٹکل امور میں دخل دے۔ اور چالبازی کو اپنا اصول بنا دے۔ تو اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں وہ آپ اپنے خیالات کا ذمہ دار ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ فیروزپور نے جو کھلی چھٹی مولوی محمد علی صاحب کے نام الفضل میں شایع کی ہے۔ اس سے بھی ہم کو پوری پوری موافقت ہے۔ جن اشخاص نے قادیان دارالامان سے اپنا قطع تعلق کر لیا ہے اور وہ خلافت حقہ کے خلاف ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ ہماری جانیں اور ہمارے اموال خلیفہ برحق حضرت صاحبزادہ جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے سپرد ہیں انشاء اللہ تعالےٰ وہ جسطرح چاہیں اشاعت دین میں خرچ کریں ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم انہیں کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں اور جو لوگ ان کے خلاف ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہم کو ان سے دور رکھے۔ آمین ثم آمین۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
(۳) میلش اندر طعنہ پاکاں برد۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ٹھیک فرمایا ہے کہ جو لوگ ہمارے سلسلہ میں بزرگ عالم متقی اور لایق و فایق گنے جاتے تھے۔ ان سے ایسی ایسی باتیں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ کہ الامان۔ معلوم ہوتا ہے کہ مخالفت کی وجہ سے جو وہ ایک مقدس وجود کی کر رہے ہیں ان میں کوئی حس اور نیک شعور نہیں رہا۔

حضور علیہ السلام مرحوم و مغفور کی ذات پاک پر حملہ کر کفن ہمنے پہنایا۔ کیسا گندہ اور کمینہ خیال ہے۔ اور پھر اپنی دیگر خدمات کی بڑھ مارنا کیسی بیجا حرکت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان صاحبان میں دنیا کی لو لگی تھی۔ اور مدت سے دل میں ادنیٰ خیالات بھرے ہوئے تھے۔ اور یہ موقعہ آگیا۔ جس پر جو اُن کے دل میں تھا انہوں نے ظاہر کر دیا۔ کل اناء یترشح بما فیہ۔ مگر حکمت الٰہی۔ اللہ تعالیٰ طاہر گند نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے ان صاحبان کو علیحدہ کر دیا۔ مگر ہم کو ان کی علیحدگی کا کمال رنج ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ کوئی وقت ایسا آجاوے کہ وہ بڑے درد دل سے اپنے کئے پر پشیمان ہوں اور خلافت حقہ کے جھنڈے نیچے آکر مخلصین میں شامل ہوں اور پروردگار اُن کے گناہوں پر قلم عفو پھیرے۔ کیونکہ تائب کیلئے بڑا درجہ ہے۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ۔

اپنی خدمات پر گھمنڈ کرنا خدا اور رسول کے فرمان کے صریح خلاف ہے اور ریاکاری ہے۔ ریا عمل کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے کہ آگ لکڑی کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرحوم و مغفور (خداوند تعالےٰ ان کے درجات بہشت میں بہت ہی بلند کرے) نے ایک اشتہار میں فرمایا ہے کہ اگر تم اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں بھی اس راہ میں خرچ کر دو تو دل میں یہ کبھی خیال نہ لانا کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ ورنہ سب برباد ہے۔ خدا پر احسان مت کرو۔ بلکہ خداوند تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے تمہیں خدمت دین کا موقعہ دیا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین۔ (خاکسار ہدایت اللہ ماسٹر از گجرات)

ریویو

افکار زمانہ ہمارے دوست شیخ عبدالقدوس صاحب نو مسلم نے اپنے اس مضمون کو جو آپنے سالانہ جلسہ قادیان پر پڑھکر سنایا تھا۔ ایک چھوٹے سے رسالے کی صورت میں پبلک کے فایدہ کیلئے شایع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک تمام نبیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ آپ جہاں کے استاد تھے۔ قرآن کریم کی صداقت پر حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کو بھی پیش کیا ہے پھر ضرورت امام پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود کو بطور کرشن مسیح موعود اور مہدی کے پیش کیا ہے۔ اور اس کی صداقت پر ہندوؤں کی خاطر گیتا سے۔ عیسائیوں کیخاطر انجیل سے اور غیر احمدی مسلمانوں کیخاطر احادیث سے تمام مشہور مشہور پیشگوئیوں کو پیش کیا ہے۔

بہر حال یہ رسالہ ہندوؤں۔ عیسائیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے نہایت مفید ہے۔ جنکو ضرورت ہو وہ شیخ صاحب موصوف سے ۲ر قیمت پر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ۔ شیخ عبدالقدوس صاحب نو مسلم سابق چوہڑمل منور ساکن محلہ لوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر)

آئینہ جہان دارالسلطنت دہلی میں ایک کلب قایم کیگئی ہے جس کا نام ہمدرد الانسان کلب ہے۔ اس کے بانی جناب آغا صاحب شاعر قزلباش افسر الشعراء رئیس دہلی ہیں۔ اسکا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ تمام غرباء یتامیٰ اور مساکین کو بیکاری اور تکالیف سے بچانیکے لئے بہتر سے بہتر انتظام کیا جاوے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ ہر مذہب و ملت کے اصحاب کچھ ماہوار چندہ دیکر اسکے ممبر ہو سکتے ہیں۔ کلب مذکور نے بہت سے مفید کام کئے ہیں جن کی رپورٹ اس رسالہ میں درج ہے۔ اسکے علاوہ ایک اور اخلاقی مضامین بھی ہے اور ماہ مئی تک کی جنتری بھی دی گئی ہے۔ زیادہ واقفیت کیلئے ہمدرد الانسان کلب دہلی سے خط و کتابت کیجاوے۔

اقبال حال ہی میں ایک ماہواری رسالہ اقبال لودھیانہ سے جاری ہونا شروع ہوا ہے۔ یہ ایک علمی ادبی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور تواریخی رسالہ ہے۔ جسکی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ اہل ملک میں صحیح اردو بولنے کا مذاق پیدا کیا جائے۔ غیر ضروری انگریزی الفاظ سے اردو زبان کو پاک رکھا جاوے۔ اور غلط الفاظ اور محاورات کی تصحیح کیجائے جنوری کا رسالہ ہماری نظر سے گذرا۔ جس کو کہ ہم نے بڑے بڑے مشہور انشاء پرداز اور شعراء کے مضامین سے مزین پایا ہے۔ امید ہے اگر اسی طرح اقبال اپنا کام کرتا رہا۔ تو اردو زبان کی بہت خدمت کر سکے گا۔

ایک ضروری چٹھی

ایڈیٹر صاحب الحکم۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
۱۲- اپریل ۱۹۱۴ء کو ایک جلسہ ضروریات سلسلہ پر غور کرنے کیلئے وکلاء و قایم مقامان انجمنہائے احمدیہ مقامات مختلفہ مسجد مبارک میں بصدارت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں چند ریزولیوشن پاس ہوئے تھے۔ جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں کل کارروائی جلسہ شایع ہو چکی ہے۔ گو کہ تمام وکلاء و قایم مقامان اپنی اپنی مقامی جماعت سے پورے اختیارات لیکر شامل جلسہ ہوئے تھے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی نے مزید احتیاط یہی پسند فرمایا کہ تمام وکلاء اس کارروائی جلسہ کو خصوصاً ترمیم ع۱۸ اپنی اپنی مقامی جماعت کے افراد کو جمع کر کے سنائیں اور پھر جو وہ مقامی جماعتیں فیصلہ کریں۔ اس سے اطلاع دیں۔ چنانچہ قریباً تمام جماعتوں نے متفق اللفظ باتفاق رائے اپنے وکلاء و قایم مقامان کی ساختہ پرداختہ کو عموماً منظور کیا اور خصوصاً قواعد صدر انجمن کی دفعہ ع۱۸ کی ترمیم کے متعلق کہ دفعہ مذکور میں بجائے الفاظ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی درج قواعد کئے جاویں کو بڑے زور سے پسند کیا اور پر زور الفاظ میں لکھا اس ترمیم کی نہایت ضرورت ہے۔ اور ضرور جلد تر مجلس معتمدین میں پیش کر کے منظور کرا لی جاوے۔ چنانچہ جن جماعتوں نے اس سے اتفاق کیا وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ صریح تحصیل نکودر (۲) جماعت احمدیہ [illegible] والا (۳) جماعت احمدیہ بٹالہ (۴) جماعت احمدیہ رتنل تحصیل پھالیہ (۵) جماعت احمدیہ گجرات پنجاب (۶) جماعت احمدیہ سیالکوٹ (۷) جماعت احمدیہ پنڈی لالا تحصیل پھالیہ (۸) جماعت احمدیہ کھانوالہ تحصیل پھالیہ (۹) جماعت احمدیہ پاک پٹن (۱۰) جماعت احمدیہ اٹاوہ (۱۱) جماعت احمدیہ [illegible] یاں ضلع ہوشیارپور (۱۲) شام چوراسی ضلع ہوشیارپور (۱۳) جماعت احمدیہ گرویہ ضلع ہوشیارپور (۱۴) بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور (۱۵) جماعت احمدیہ خرید باجی (۱۶) جماعت احمدیہ [illegible] ضلع ہوشیارپور (۱۷) جماعت احمدیہ امرتسر (۱۸) جماعت احمدیہ سانگلہ (۱۹) جماعت احمدیہ بہلول پور (۲۰) جماعت احمدیہ مردان (۲۱) جماعت احمدیہ گھٹالیاں (۲۲) جماعت احمدیہ داتہ زیدہ (۲۳) جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ (۲۴) جماعت احمدیہ کھیوکے چچہ (۲۵) جماعت احمدیہ کوٹ آغا (۲۶) جماعت احمدیہ مالوکے بھگت (۲۷) جماعت احمدیہ چک گورو (۲۸) جماعت احمدیہ سکہانہ (۲۹) جماعت احمدیہ دودوالی (۳۰) جماعت احمدیہ کوٹلی ناروان (۳۱) جماعت احمدیہ چنگے (۳۲) جماعت احمدیہ شہر [illegible] (۳۳) جماعت احمدیہ شاہجہانپور (۳۴) جماعت احمدیہ بابل پور ضلع ہوشیارپور (۳۵) جماعت احمدیہ رجوعہ تحصیل پھالیہ (۳۶) جماعت احمدیہ جہلم۔
(۳۷) جماعت احمدیہ بریلی (۳۸) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ (۳۹) جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ (۴۰) جماعت احمدیہ کھنگالہ ضلع ہوشیارپور (۴۱) جماعت احمدیہ سہارنپور (۴۲) جماعت احمدیہ میرٹھ (۴۳) جماعت احمدیہ لکھنؤ (۴۴) جماعت احمدیہ خیگا نبگیاں ضلع گوجرخان (۴۵) جماعت احمدیہ شہر جلبند (۴۶) جماعت احمدیہ لاہور (۴۷) جماعت احمدیہ راہوں (۴۸) جماعت احمدیہ کریام (۴۹) جماعت احمدیہ لوہلہ (۵۰) جماعت احمدیہ زیرہ (۵۱) جماعت احمدیہ شہر انبالہ (۵۲) جماعت احمدیہ صدر بازار پشاور (۵۳) جماعت احمدیہ ملتان (۵۴) جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ بینیار (۵۵) جماعت احمدیہ چکوال (۵۶) جماعت احمدیہ [illegible] (۵۷) جماعت احمدیہ جہلم (۵۸) جماعت احمدیہ [illegible] (۵۹) جماعت احمدیہ کوٹھہ (۶۰) جماعت احمدیہ ڈھیمپی تحصیل پھالیہ (۶۱) جماعت احمدیہ رسول تحصیل پھالیہ (۶۲) جماعت احمدیہ کلکتہ (۶۳) جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن (۶۴) جناب محمد حسین صاحب ادشنل سشن جج شاہجہانپور (۶۵) جماعت احمدیہ لدھیانہ (۶۶) جماعت احمدیہ شاہ آباد ضلع ہردوئی

نوٹ الحمد للہ کہ ترمیم قاعدہ ع۱۸ حسب خواہش قوم کثرت رائے سے باتفاق رائے ۲/۳ ممبران مجلس معتمدین منظور ہوگئی۔ باضابطہ ریزولیوشن مجلس معتمدین کے آنے پر ریزولیوشن مذکور شایع کیا جائیگا بسبب عدیم الفرصتی میں اس کارروائی کو جلد شایع نہ کر سکا۔ اس لئے معافی کا امیدوار ہوں۔

(راقم محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ و سکرٹری جلسہ وکلاء و قایم مقامان جماعتہائے مقامات مختلفہ)

نماز جنازہ

ہمارے دوست میاں محمد ایوب خاں صاحب رسالدار ع۵۶ کیمل کور منٹگمری کے بہنوئی مسمی حسین احمد خان صاحب کا اور والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۲) میاں یار محمد [illegible] صاحب وار سٹیٹ گارڈ ریاست جموں کے حقیقی [illegible] اقبال خان صاحب کا انتقال ہوگیا [illegible] انا الیہ راجعون۔ تمام احمدی دوست اپنی اپنی جگہ ان مرحوم و مغفور بہائیوں کے حق میں دعا کریں اور نماز جنازہ غائب ادا کریں۔

ضرورت ہے مندرجہ ذیل ملازموں کی

					تمام درخواستیں بذریعہ ایڈیٹر الحکم ہوں
خدمتگار	۲	غہ	-۱۵	(۱)	خواندہ ہو محنتی ہو اور احمدی ہو۔
سائیس	۲	غہ	عـہ	(۲)	پوربیا اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی
باورچی	۱	عـہ	عـہ	(۳)	ہوشیار ہو انگریزی کھانا بھی جانتا ہو ہر قسم کا کھانا پکا سکتا ہو۔
دھوبی	۱	۱۲ پیا	للعہ	(۴)	کف کالر۔ گرم سرد۔ دیسی۔ انگریزی مردانہ۔ زنانہ کپڑے خوب دھو سکتا ہو۔ پوربیا کو ترجیح دیجائیگی۔
درزی	۱	۱۲/۱۵ پیا	۱۵/۲۵	(۵)	حسب لیاقت و کام۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
کوچبان	۲	عـہ	۱۲ عـہ	(۶)	اچھا ہوشیار احمدی کو ترجیح دیجائیگی
[illegible]	۴	عـہ	عـہ	(۷)	برائے باغ۔

(۸) بچوں کی نگرانی کیلئے خادمہ روٹی کپڑا علاوہ تنخواہ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ خادمہ عقلمند اور ہوشیار ہو۔ بچوں کا رکھ رکھاؤ خوب جانتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت۔

(۹) خادمہ بچگان کی سدا کار لڑکی۔ روٹی کپڑا دیا جائیگا اگر خادمہ کی لڑکی ہو تو اور بہتر ہے۔ عمر ۹ سے ۱۱ سال۔

(۱۰) خاکروب معہ خاکروبہ غہ تا ع۱۲۔ عورت مرد دونوں کو کام کرنا ہوگا۔

[illegible]	۱	۱۰	عـہ	(۱۱)	احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
سقہ	۲	[illegible]	عـہ		
باغبان	۱	عـہ	غـہ		کام انگریزی دیسی درختوں گملوں ترکاریوں کا خوب جانتا ہو
[illegible]		تنخواہ حسب لیاقت			خط و کتابت سے فیصلہ ہوگا۔ خوب سینا پرونا جانتی ہو
	۱	۱			کھانا عمدہ پکا سکتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت

(نوٹ تمام ملازمین خوش چلن ہونے چاہئیں پوربیا خاکروب اور خاکروب خصوصاً شرابی نہ ہو)

مفت مندرجہ ذیل کتب میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر **مفت** **مفت**
منگوا کر واقفیت حاصل کریں آپ ان کو دیکھکر خوش ہوں گے۔

رسالہ امرت جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف دوائی **امرت دھارا رجسٹرڈ** جو سرکاری رجسٹری ہو چکی ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کہ کسطرح ایک ہی دوائی اسقدر فائدے کر سکتی ہے۔ دہوکے سے بچو۔ امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردان مردوں کے خفیہ امراض کے اسباب علامات اور علاج آجکل کیجالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھ کر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اسکو اول دیکھتے یہ ۴۰ صفحہ کا رسالہ ہے۔

فہرست ادویات ویش الیکارک و امرت دھارا او شدھالیہ یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کے ضروری مختصر اوصاف بتلاتی ہے اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی دلودبند پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اردو ہندی ویش الیکارک کی فہرست بھی موجود ہے۔

طبی اخبار ویش الیکارک اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی اخبار سوائے اسکے نہیں ہے جنکو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے وہ دیکھتے ہی اسکے خریدار بنجاتے ہیں۔
نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ (سے) ششماہی (عہ) سہ ماہی ۱۲ ر ہندی کی سالانہ قیمت (عہ)

نوٹ ایجنٹ بننے میں بڑا فایدہ ہے ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں۔

خط و کتابت اور تار کا پتہ اتنا کافی ہے (امرت دھارا لاہور)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی نباتی گھوڑی جلاب کی گولیاں۔

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کہا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن دست صاف طور سے آویگا۔ پیٹ میں مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول کہانے پینے نہانے کی کچھ ممانعت نہیں ہوگی یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں۔ وزن سب کا برابر ہے۔ ڈاکٹر برمن صاحب برابر اپنے مریض کو دیتے ہیں۔ ہر شخص کو گھر میں رکھنا چاہیئے۔ قیمت ۱۶ گولیوں کی ڈبیہ ۵ ر محصولڈاک ۱ تا ۳ تک ۵ ر

جلدی بیماریوں کی دوا

یہ تیل کئی ایک دیسی اور ولایتی اسپتالوں کی تجربہ کی ہوئی ہے ادویات ملا کر بنا ہے اس سے ہر اقسام کی جلدی بیماری جیسے خارشت جاجن۔ ایرس وغیرہ دفع ہوتے ہیں۔ اگر خون خراب ہو گیا ہو۔ ہمارا سالسہ جسکی قیمت عہ ہے پینا چاہیئے
قیمت اول دوا ۸ ر محصول ڈاک ۶ ر
ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ

Doan's Backache Kidney Pills Co.

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ زاری آجکل وہ سماں دکہا رہی ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول از ما و پھر منگواؤ۔ بہلا اس میں بھی دہوکہ ہے **معجون طلسمی** قوائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے اس مرض کیلئے یہ معجون طیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے۔ اول نمونہ مفت منگا لیجئے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔ قیمت فیکس ایک روپیہ

طلائی طلسمی۔ پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں کیوجہ سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات نوبت خود کشی تک پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء سے فایدہ اٹھائیے۔ انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائیں گے قیمت فی تولہ ۶ ر
سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دور کرنے والا۔ قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ قیمت فیکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین صاحب مالک کارخانہ احمدیہ بلبگڑھ ضلع دہلی

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست نہ ہو اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو اسکاٹش ایملشن دینا چاہیئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے
استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے
اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کمیسٹس لنڈن

(۲) نواب مولوی سید محمد رضوی صاحب قبلہ (عہ)

(ہمیشہ نواب صاحب الحکم کے احیاء و بقاء میں بہت بڑا حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ انہوں نے الحکم کو ہمیشہ قیمتی مدد دی ہے جبکہ وہ مشکلات میں ہے۔ ان کے سامنے الحکم کے مشکلات کا سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہیگا اس کا حل ہو گا۔ مجھے بارہا نواب صاحب نے پوچھا ہے کہ میں کیا مدد دوں مگر میں ان کی قیمتی امداد کو ابھی کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرتا ہوں اس کے لئے ایک خاص صورت میرے زیر نظر ہے جب اس کا موقعہ آئیگا تو انشاء اللہ ناظرین کو الحکم کا ایک شاندار مستقبل نظر آئیگا۔ نواب صاحب نے نہ صرف الحکم کی بلکہ سلسلہ کی ہمیشہ بے نظیر قیمتی خدمات کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ضروریات سلسلہ کے موقعہ پر ہمیشہ آپ کو خطاب کیا جاتا تھا ۱۹۰۵ء میں حضرت مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ نے آپکو ایک پبلک خط میں لکھا تھا کہ مدرسہ کے منتظم آپ کے وجود کو خدا کا **فضل اور غنیمت سمجھتے ہیں**۔ اور آپ کو ایک آدمی دیکھتے ہیں جو اپنے وعدہ کا پورا پاس کرتا ہے۔ موعودہ چندہ کو جس پابندی اور خوبی کے ساتھ آپ ہمیشہ ادا کرتے رہے ہیں۔ یہ اوروں کیلئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ **آخر آپ ہی کی ہمت اور جوانمردی امید گاہ نظر آتی** ہے۔ غرض نہایت عالی ہمتی سے آپ نے مدد دی ہے اور سلسلہ کی تمام تاریخ آپکی فیاضیوں یادگار رکھتی ہے۔ آپنے اکائیوں، دہائیوں سے لیکر سینکڑوں اور ہزاروں تک اس راہ میں دے دیئے ہیں۔ جنکی تفصیل کا یہ وقت نہیں؟ الحکم آپ کا رہین منت ہے۔ اور بایں وہ خود کسی وقت کا منتظر ہے جبکہ الحکم کی اعانت کا سوال ان سے حل کرایا جائیگا۔ وباللہ التوفیق)

(۳) مولوی حافظ غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر (عہ)

(یہ بزرگ بھی الحکم کی امداد میں وسیع حوصلہ رکھتے ہیں۔ اسکے علاوہ بھی وہ ۵۰ روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ کاش اس رنگ کے چالیس بزرگ اور ہوں تو الحکم کی مشکلات کا آج فیصلہ ہو جاوے (ایڈیٹر)

(۴) حافظ نور احمد صاحب تاجر .. .. (عہ)

(۵) بابو عبد الرحمان صاحب ہیڈ رجسٹری کلارک (عہ)

(۶) شیخ پیر محمد محمد آمین صاحب تاجران چرم (عہ)

(۷) سیٹھ موسیٰ صاحب (عہ)

(۸) چوہدری محمد حیات صاحب سب انسپکٹر (عہ)

(۹) سردار شیر بہادر خاں صاحب (عہ)

(۱۰) بابو محمد اسماعیل صاحب سٹیشن ماسٹر (عہ)

(۱۱) بابو فضل کریم صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ (عہ)

(۱۲) بابو غلام محمد صاحب نیٹو اسسٹنٹ (عہ)

یہ بزرگ علاوہ سالانہ قیمت کے ایک سال تک انشاء اللہ ایکسو بیس (۱۲۰) اور دیں گے۔ بابو غلام محمد صاحب الحکم کے اول معاونین میں سے ہیں اور الحکم کی ہر تحریک بہتری میں وہ حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور نہایت خاموشی کے ساتھ انہوں نے الحکم کی مدد کی ہے۔ بابو غلام محمد اور مولوی حافظ غلام رسول صاحب کی اعانتوں کو شامل کر لیا جاوے تو تعداد مطلوبہ ۲۰۰ میں سے ۲۷ بزرگ مل چکے ہیں۔ باقی ۱۷۳ اور مطلوب ہیں؟ گویا اس وقت تک کے سرپرستوں کی مجموعی تعداد کے برابر اکیلے برابر اکیلے بابو غلام محمد ہیں۔ اور ان سے دوسرے درجہ پر حافظ غلام رسول صاحب ہیں۔

ان بزرگوں کے علاوہ اور بھی بعض بزرگ ہیں جیسے مولوی شیخ اختر علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس یہ بھی الحکم کو پانچ روپیہ ماہوار مدد دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب کی مالی خدمات سلسلہ میں قابل رشک نمونہ رکھتی ہیں۔ میں کسی وقت جماعت کو ایسے نیک نمونوں پر تفصیل سے سناؤنگا۔ اس لحاظ سے ۱۷۳ کی تعداد مطلوبہ میں ۵ اور پورے کر کے باقی ۱۶۸ ہی رہ جاتے ہیں۔

(۱۳) جناب حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب (عہ)

یہ تحریک ہو رہی ہے مجھے یقین ہے کہ دو سو احباب کی تعداد جلد پوری ہو جاوے گی وباللہ التوفیق۔

اگر آپ ابھی تک اس میں شامل نہیں ہوئے تو پھر اب داخل ہو جانا چاہیئے؟ (خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم)

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ

اور

ترقی تعلیم

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی نے جہاں دینی تعلیم و اشاعت اسلام کیلئے بہت سی عمدہ تجاویز پر غور فرمایا ہے۔ وہاں آپنے دنیوی تعلیم کیلئے بھی بہت سی عمدہ تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان بھر کے ایسے مقاموں میں جہاں کہ احمدی افراد کثرت سے رہتے ہیں۔ پرائمری مدارس کھولے جاویں۔ اور اس غرض کیلئے آپنے ایک کمیٹی قایم کی ہے جسکے ممبر ماسٹر محمد دین صاحب بی۔ اے (علیگ) ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ اور حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب سید محمد اشرف صاحب ہیڈ کلارک انسپکٹر مدارس راولپنڈی۔ ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالہ۔ اور ماسٹر عبد العزیز صاحب ہیں۔ اور ماسٹر عبد العزیز صاحب انکے سکرٹری ہیں۔ اور وہ اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل قواعد و ضوابط تعلیم پنجاب کے امدادی مکاتب اور قصباتی مدارس کے متعلق لکھتے ہیں جو انہیں کے الفاظ میں یہاں درج کئے جاتے ہیں (ایڈیٹر)

پرائمری مدارس دو قسم کے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ امدادی ہوں یا غیر امدادی۔ اول امدادی مکتب دوسرے قصباتی امدادی مدرسے۔

(الف) تعریف امدادی مکتب وہ امدادی مکتب جن کا نصاب تعلیم پرائمری مدرسہ کی مجوزہ پڑھائی سے زیادہ سادہ ہوتا ہے اس کے شرائط مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) مدرسہ کی روزانہ اوسط حاضری چھ سے کم نہ ہو۔

(۲) طلباء کو لکھنا پڑھنا اور ابتدائی حساب سکھایا جاتا ہے۔

(۳) مکاتب میں ایک وقت میں کم سے کم ڈیڑھ گھنٹہ دنیوی تعلیم کا ہونا ضروری ہے۔

(۴) امداد سرکاری فی لڑکا مبلغ عہ سالانہ ہوگی

(۵) جہاں کسی قسم کی دستکاری سکھائی جاوے وہاں ہر ایک طالبعلم کیلئے فی مضمون دستکاری کے حساب سے مبلغ ایک روپیہ زاید امداد ملیگی۔

(۶) جو استاد ورنیکلر یا اینگلو ورنیکلر مڈل پاس ہو اسکی سرکار سے مبلغ صہ روپیہ ماہوار امداد ملیگی۔ اور پرائمری پاس شدہ استاد کی مبلغ للعہ ماہوار امداد ملیگی

(۷) جب کسی نئے مدرسے کو قایم ہوئے تین مہینے گذر جائیں تو ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کے معائنہ کی قابل اطمینان رپورٹ اور صاحب انسپکٹر کی سفارش پر مبلغ صر ماہوار بطور گذارہ مل سکتے ہیں۔

(۸) افسر معائنہ اس امر کے مجاز ہیں کہ سالانہ معائنہ کے موقعہ پر کرایہ مکان اسباب کتب و آلات کی لاگت کی نصف مقدار تک امداد عطا کریں اور جو امداد استقامت مدرسے نے حاصل کی ہو۔ اس کے ساتھ اسے شامل کریں۔

(ب) قصباتی مدارس جن کی تعلیم موجودہ اینگلو ورنیکلر طریق پر سوائے انگریزی کے ہوتی ہے۔

(۱) طلباء کی روزانہ اوسط حاضری ۲۰ سے کم نہ ہو (۲) نیز لوکل گورنمنٹ کے سکولوں کے مطابق اس سکول کی ہو نہ زیادہ نہ کم (۳) ہر ایک طالبعلم کیلئے بلحاظ اوسط حاضری حصہ لوئر پرائمری کیلئے مبلغ عہ روپیہ سالانہ ہے اور حصہ اپر پرائمری کیلئے مبلغ للعہ روپیہ سالانہ ہے (۴) سند یافتہ معلم کو اس کی تنخواہ کی ایک تہائی کی شرح سے امداد معلمی دیجائیگی (۵) نارمل پاس شدہ معلم کو کم از کم صعہ روپیہ تنخواہ ماہوار دینی پڑیگی (۶) جن اضلاع میں تعلیم کا شوق کم ہے وہاں کی امداد ان اضلاع کی امداد سے زیادہ ملسکتی ہے جہاں کہ تعلیم کا زیادہ شوق ہے۔

ہر ایک احباب اپنے اپنے مناسب حالات کے مطابق جہاں جہاں اور جس جس قسم کے مکاتب یا مدارس کھولنا چاہیں۔ خاکسار کو جلد مطلع فرماویں۔

زنانہ سکول

(۱) گرل سکول کی اوسط حاضری پندرہ تک ہے (۲) پرائمری پاس شدہ استانی کی ہر ماہ کا امداد مبلغ چھ روپیہ اور مڈل پاس شدہ استانی کو مبلغ ملتے ماہوار ملیگی۔ (۳) فی لڑکی کی اوسط حاضری کے حساب سے مبلغ للعہ روپیہ سالانہ امداد ملیگی (۴) جہاں دستکاری سکھائی جاتی ہو وہاں مبلغ عہ روپیہ کی زاید امداد ملیگی (۵) گھر میں تعلیم پانیوالی جماعتوں

کی بھی امداد ہو سکتی ہے۔

نوٹ احمدی احباب جو اینگلو ورنیکلر پرائمری یا مانڈل کی سندات رکھتے ہیں۔ اور پرائمری سکولوں میں ملازمت اختیار کرنی چاہتے ہیں۔ اپنی اپنی سندات کی نقول بھیجدیں۔ ہر ایک امیدوار مدرس کیلئے ضروری ہے کہ وہ قرآن شریف پڑھنے اور پڑھانے کی پوری استعداد رکھتا ہو۔ بصورت دیگر کچھ مدت قادیان میں رہکر دین سیکھنا ہوگا۔ دین سے واقفیت رکھنے والوں کو ترجیح دیجائے گی!

نوٹ:۔ شاخہائے انجمن احمدیہ کے سکرٹریوں کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ اعلان جمعہ پڑھنے کے بعد احباب کو سنادیں

(خاکسار عبد العزیز ٹیچر و سکرٹری کمیٹی تعلیم قادیان دار الامان)

اہل انصاف کی توجہ کے قابل

آج پیغام صلح مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ مطابق ۳۰۔اپریل ۱۹۱۶ء میری نظر سے گذرا جسکے حصہ ۳ میں پشاور کے صدر بازار کا ہدایت اللہ نامی بوٹ فروش متوحش وصیت متعلقہ مقبرہ بہشتی اشتہار دیتا ہے۔ اور ذریت طیبہ اور اہل بیت کے واسطے ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جسکے لکھنے سے پیغام صلح کے سمجھدار ایڈیٹر صاحب بھی بیلو تہی کرکے سطر خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ قادیان کے چند خود غرض اور کوتہ اندیش لوگ میرے پاک پسینہ کی کمائی کا مال کھائیں۔ توبہ توبہ استغفر اللہ۔ ایک شخص جو ایک غریب نا سمجھدار بڑھیا کو جبکہ وہ اپنے چھوٹے بچہ کیلئے بوٹ خریدنے اس کی دوکان پر آتی ہے۔ دس بارہ آنہ کا مال ایک روپیہ چار آنہ قیمت کرکے ایک روپیہ ٹھپوک لیتا ہے۔ اور پھر اسی وقت اگر کوئی سمجھدار گاہک آجاتا ہے تو دس بارہ آنہ کو دیدیتا ہے۔ پاک اور پرہیزگار اور متقی ہے اور اسکی کمائی پاک اور طیب ہے۔ اور رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھکر سارا دن شام تک چوک میں کرسی اور میز لگائے تاش کھیلتا ہے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا اور احمدی ہے۔ اور میرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور اہلبیت اور دیگر اصحاب اسکی نظر میں کوتہ اندیش بددیانت اور خود غرض ہیں۔ اور دین کی آڑ میں دنیا کمانے والے ہیں۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ اگر ایسے شخص کی پرائیوٹ زندگی پر نظر ڈالی جائے تو اچھا سا مسلمان بھی ثابت نہیں ہوتا بہا ئیصاحب آپ کی جو ۳۴ کروڑ کی جایداد ہے۔ جو کہ مقبرہ بہشتی میں وصیت کی ہوئی تھی اُسے ضرور منسوخ کرائیں۔ کیونکہ آپ کی وصیت کی منسوخی سے مقبرہ بہشتی کا فنڈ ضرور ٹوٹ جائیگا۔ اور اپنی جایداد کا دہی حصہ لاہور کی انجمن کے فنڈ میں وصیت کردیں تاکہ وہ پورے طور سے قایم ہو جاوے۔ حیف صد حیف ایسے الفاظ تو مولوی محمد علی صاحب نے بھی استعمال نہیں کئے۔ جو کہ اس تمامت کے بانی مبانی ہیں۔ اب قادیان کی زمین دوزخی ہو گئی

اور اس لایق بھی نہیں رہی کہ آپ کا جسم مبارک مدفون ہو۔ اب تو لاہور اور پشاور کی زمین بہشتی ہوگئی جہاں آپ اور آپ کے رہنماؤں کے قدم مبارک گشت کر رہے ہیں۔ والسلام

(راقم ایک احمدی پلٹن ۲۳ پنجابی از ڈھاکہ)

مسئلہ توحید اور احمدیت

ہمارے بعض دوست جو آجکل ایک خطرناک غلطی کا شکار ہوکر ہم سے علیحدہ ہوگئے ہیں جہاں اور بہت سی غلط فہمیاں اور غلط بیانیاں پھیلا رہے ہیں۔ وہاں کبھی کبھی یہ بھی بیان کیا کرتے ہیں کہ میرزا صاحب کی نبوت یا دعویٰ مسیح موعود پیش کرنا نہایت فضول ہے۔ اصلی کام مسیح موعود علیہ السلام کا توحید ہی پھیلانا تھا۔ پس ہمیں یہی چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ ہی دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور حضرت اقدس کے دعوے نبوت کو پیش کرکے لوگوں کو مخالفت کا موقعہ نہ دیں سچ ہے جب انسان خدا سے نہیں ڈرتا اور اس عزت کو نہیں ڈھونڈتا جو اللہ تعالےٰ کے پیاروں کو دنیا کی لعن طعن اٹھا کر ملتی ہے تو دنیاوی عزت کے درپئے ہوتا ہے اور اس کے حصول کیلئے رات دن کوشش کرتا ہے اور اپنے دینی پہلو کو دکھانے کیلئے اپنی طرف سے اصول تراشنے لگتا ہے۔ ان کو معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے مامور کی اطاعت قبول نہیں کرتا وہ خدا پر بھی ایمان نہیں لاسکتا۔ کیونکہ خدا کے نبی اسکے مظہر ہوتے ہیں۔ بہت سے دوست اسی مغالطہ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اس کا بظاہر خوش کن عقیدہ کو فوراً تسلیم کرلیتے ہیں جسے اگر غور سے دیکھا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے پاک سلسلہ کی اہمیت کو بڑا صدمہ پہنچتا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ پر تھوڑی سی روشنی ڈالی جاوے اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کے ابتدا میں اس مسئلہ پر ایک سیر کن بحث کی ہے

اللہ تعالےٰ کی صفت رحمٰنیت پر غور کرنیسے بہت سے مفید نتائج نکلتے ہیں انسان کے فایدہ اور اسکی دنیوی ضروریات کیلئے اتنی نعمتیں پیدا کی ہیں۔ کہ ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا کے ماتحت انکا اندازہ لگانا ہی انسانی طاقت سے باہر ہے چہ جائیکہ انسان تمام کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا شروع کرے۔ آسمان کے سیاروں ستاروں۔ سورج اور چاند اور زمین کے درختوں۔ جانوروں۔ پہاڑوں۔ دریاؤں۔ اور سمندروں کو دیکھو مختلف قسم کی ہواؤں اور ان تبدیلیوں پر جو ان کے چلنے سے پیدا ہوتی ہیں غور کرو اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے کے آنے کیطرف بھی غور کرو کہ یہ تمام اشیاء کسطرح اپنی اپنی شکل میں اس خالق ارض و سماء کی قدرت اور حکمت پر زبردست شہادت پیش کرتی ہیں۔ پس جس خدا نے انسانی فوائد کیلئے اسکی جسمانی ربوبیت کا پورا پورا سامان پیدا کیا ہے۔ کیا اس نے روح کے لئے کوئی اسباب پیدا نہیں کئے؟ پیدا کئے ہیں۔ اور ضرور پیدا کئے ہیں۔ روحانی ربوبیت کیلئے اس نے انبیاء کے وجود کو مقرر فرمایا ہے۔ جو اسکے اور بنی نوع انسان کے درمیان واسطہ ہوکر

انسان کو اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ کرتے ہیں یہی پاک گروہ ہے جو انسان کو اسکی زندگی کی اصل غرض بتاتا ہے۔ اور لا الہ الا اللہ کے پاک اصول کو دنیا میں قائیم کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت نوح و حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اپنے اپنے پیر دنیا میں تشریف لائے اور ان سب کا کام اللہ تعالےٰ کی ہستی کو ہی پیش کرنا تھا۔ اسی کے جلال کو دنیا میں قایم کرنا تھا۔ اسی کی الوہیت کو پیش کرکے لوگوں کو عبودیت کا جامہ پہنانا تھا۔ اور انکا اپنا وجود بوجہ مظہر صفات الٰہی ہونے کے لا الہ الا اللہ کے دعویٰ کی ایک زندہ دلیل ہوتا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء مختلف زمانوں میں مختلف قوموں کیطرف آئے چونکہ دنیا میں ایک حصہ کے رہنے والے لوگوں کو دوسرے حصہ کے رہنے والے لوگوں سے تعلق پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے اللہ تعالےٰ کو مختلف قوموں کیطرف علیحدہ علیحدہ طور پر نبی مبعوث فرمانے کی ضرورت پڑی اور یہی بات ہے کہ جس کیطرف آیات وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اور وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ اشارہ کرتی ہیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام باوجود اللہ تعالیٰ سے ایک شریعت لانیکے بنی اسرائیل کی قوم کیطرف بھیجے گئے اور ان کے بعد جتنے نبی حضرت عیسیٰ تک آئے سب بنی اسرائیل تک ہی محدود تھے مگر بعد میں جب آمدورفت کے ذرایع نے ترقی کی اور دنیا زیادہ مہذب ہوگئی، تو پھر اللہ تعالےٰ نے اس صفت رحمٰنیت کے تقاضہ سے تمام نبوت کے کمالات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے۔ اور آپ کو ایک کامل شریعت عطا کی جسمیں کہ وہ تمام صداقتیں موجود ہیں جو پہلے انبیاء کو علیحدہ علیحدہ طور پر تھوڑی تھوڑی کرکے دی گئی تھیں اور پھر اسی تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون کہ ہم نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآن کریم چونکہ اسلام کو پیش کرتا ہے اور اسلام کیغرض بھی مجملاً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ ہی پیش کرنا ہے۔ مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمام انبیاء کو اسی ایک کلمہ کی اشاعت میں بڑی بڑی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑا تو نہایت تعجب ہوتا ہے ابتدائی انبیاء کو اگر مصائب پیش آئے تو یہ ایک ضروری امر تھا مگر جب بعد کے انبیاء نے بھی وہی اصول پیش کیا تو کوئی وجہ بظاہر معلوم نہیں ہوتی کہ انکی اقوام نے ان کو کیوں دکھ دیا جب ہم اس سوال پر غور کرتے ہوئے قرآن کریم پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نبی کے آنے سے پہلے دنیا کی بہت ہی خراب حالت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام یعنے لا الہ الا اللہ بالکل دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔ اور لوگ نفسانی خواہشات کے پورا کرنے کیلئے ہلاکت کے گڑھے کیطرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کسی مامور کی زبان سے اللہ تعالیٰ کے نام کو سننا ان کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور دنیاوی معبودوں کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کو اکیلا ماننا ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات جو ان کی مخالفت کو پیدا کرتی ہے وہ یہ ہے

کہ نبی دنیا میں آکر کسی خاص گروہ کے ساتھ ملکر کام نہیں کرتا بلکہ وہ ایک علیحدہ جماعت کی بنیاد ڈالتا ہے - اور ان کے پہلے تمام تعلقات برادری اور رشتہ داری قطع کرا دیتا ہے - اور ساتھ وہ اعلان کرتا ہے کہ جو شخص میری مقدس جماعت میں داخل ہوگا وہی نجات حاصل کرے گا - اور جو مجھسے دور رہا اور میری پیروی نہ کی وہ جہنم میں جائیگا - اس نئی شخصیت کو قائم ہوتے ہوئے دیکھکر شیاطین بھڑک اوٹھتے ہیں - اور اس کی مخالفت کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں - اس پر پتھر پھینکتے ہیں - اس کو قتل کر ڈالنے کے منصوبے باندہتے ہیں اس کو ملک سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں - اسکے معتقدین کو جو اس پر ایمان لاتے ہیں طرح طرح کے دکھ دیتے ہیں - بعض کو قتل اور بعض کے مال چھین لیتے ہیں - وطن سے بے وطن مال سے بے مال کرتے ہیں - اس مقام پر اگر ہم اصل بات کیطرف رجوع کریں - اور یہ نہیں کہ وہ کونسی بات ہے جو اس قدر مصائب کا موجب ہو رہی ہے بات تو صرف لا الہ الا اللہ کے کلمہ کی اشاعت ہے اور ادہر علیحدہ جماعت بندی کیوں ہو رہی ہے - تو حقیقت یوں معلوم ہوگی کہ لا الہ الا اللہ کا کلمہ ہی بیشک ان کو تکلیف دیتا ہے مگر اس نبی یا مامور من اللہ کا علیحدہ جماعت قایم کرنا اور اپنے لوگوں کو نجات یافتہ اور دوسروں کو جہنمی قرار دینا ہی ایک ایسا امر ہے جو مخالفین میں حد درجہ کا جوش پیدا کرنا اور ان کو مخالفت میں اندھا کر دیتا ہے -

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی اپنی اطاعت پر کیوں زور دیتا ہے - اس بات کا جواب مختصراً اتنا ہے کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کی ہدایت کیلئے کسی شخص کو چن لیتا ہے - جو ان ہی میں سے ہی ہوتا ہے - چونکہ انسان کو انسان ہی اچھی طرح سمجھا سکتا ہے - اسلئے اپنی تمام ہدایت اس شخص کے ذریعہ دنیا میں بھیجتا ہے اور اس کو اوروں کیلئے نمونہ قرار دیتا ہے جس طرح ایک راستہ چلتے وقت جو پہلے کبھی نہیں دیکھا - کسی نہ کسی ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو اس راستہ سے پوری واقفیت رکھتا ہو - اسی طرح نبی کا زمانہ جہالت کا زمانہ ہوتا ہے - اور وہ خود ایک الہٰی چراغ ہوتا ہے - جو اس راستہ کو روشن کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف لیجاتا ہے پس ضروری ہے کہ جو ہدایت کی طرف آنا چاہئے اس کے پیچھے ہو لے - علاوہ ازیں ایک چیز کی اہمیت کو ثابت کرنا اور بات ہے اور اس کے حصول کے طریقہ سے آگاہ کرنا علیحدہ امر ہے - جب ہم لا الہ الا اللہ کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتے ہیں - اور اس بات کو بسر و چشم قبول کر لیتے ہیں کہ واقعی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہی عبادت کے لایق ہے تو معاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ پھر عبادت کس طریقہ سے کیجاوے تاکہ انسان اپنے مقصد کو حاصل کرے - پس اپنے اصول کے مطابق ایک نبی لا الہ الا اللہ کو پیش کرکے اپنا عملی ثبوت پیش کرتا اور لوگوں کو دکھاتا ہے کہ میں نے یہ اصول اختیار کیا ہے - اور اس طرح اعمال بجالاتا ہوں تو میرا مولیٰ مجھسے کلام کرتا ہے اور

مجھپر وہ باتیں کھولتا ہے جنکی تمکو مطلق خبر نہیں - پس اگر تم اللہ تعالےٰ کو معبود قرار دیکر اپنی عبودیت کا ثبوت دینا چاہتے ہو تو آؤ پیروی کرو - میں تمہیں طریقہ بتاتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی لا الہ الا اللہ ہی پیش کرتے آئے تھے مگر لا الہ الا اللہ کی دلیل کو پیش کرنے کے لئے انہوں نے محمد رسول اللہ کا کلمہ بھی لگایا کہ وہ معبود کتنا بڑا معبود ہے اور وہ اللہ کسقدر عظیم الشان ہستی ہے کہ جسکا عبد محمدؐ ہے - تو اس طرح اپنے وجود کو بطور حجت کے پیش کرنیکی ضرورت پڑی اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم بھی رسول کریمؐ کو ارشاد فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - اے رسول ان کو کہدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو - اللہ تعالیٰ پھر میری طرح تمکو بھی محبت کرے گا - تو معلوم ہوا کہ ایک نبی کا فرض ہے کہ لا الہ الا اللہ کو پیش کرتے وقت اپنے وجود کو بطور حجت دنیا کے سامنے پیش کرے تاکہ دنیا اسکا نمونہ دیکھکر اللہ تعالیٰ کے راستہ پر قدم مارے - مذکورہ بالا بیان سے اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کو پیش کرنے کیلئے یہی موسوی نازل ہوئی تھی - مگر وہ اصول جو اس کو دایمی طور پر قایم رکھنے کیلئے حضرت نبی کریم صلعم کو دیئے گئے وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں کئے گئے - چنانچہ لا الہ الا اللہ ہی کو قایم رکھنے کیلئے جسکو ہم بالفاظ دیگر اسلام کہ سکتے ہیں - اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور پھر آنحضرت نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوگا - جو دین اسلام کو تازہ رکھیگا - گویا اس کو تازہ رکھنے سے اسلام کے بڑے مقصد لا الہ الا اللہ کو قایم رکھیگا - اور پھر ایک اور بڑی بشارت دی کہ اس امت کو کیا ڈر ہے کہ جسکی ابتدا میں ہوں اور آخر میں مسیح ابن مریم اور پھر بہت سی دوسری پیشگوئیاں ہیں جنسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام پر ایک زمانہ ایسا آئیگا جب ایمان دنیا سے اٹھ جائیگا اور اسلام ایسا غریب ہو جائیگا جیسا کہ ابتدا میں غریب تھا - ایسے زمانے میں ایک شخص مبعوث ہوگا - جو ایمان کو پھر تازہ کرے گا اور اسلام پھر اپنے حقیقی چہرہ میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائیگا - اور قرآن کریم نے اس شخص کی جماعت کے متعلق و آخرین منہم لما یلحقوا بہم فرمایا ہے - بالفاظ دیگر ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک زمانہ وہ آئیگا کہ جب لا الہ الا اللہ کی حقیقت سمجھنے والے لوگ دنیا میں نہ پائے جائینگے - اور مسیح موعود آکر اس حقیقت کو پھر تازہ کرے گا - پس انہیں پیشگوئیوں کی صداقت کے باعث حضرت میرزا صاحب کو اللہ تعالےٰ نے زمانہ کا مسیح موعود و مہدی مسعود قرار دیکر مبعوث فرمایا اور جسطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کیطرف بھیجے گئے تھے - آپ کو بھی تمام دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا - وہ عیسائیوں کیلئے مسیح تھا - ہندوؤں کیلئے کرشن - اور مسلمانوں کیلئے مہدی - اور جسطرح اور انبیاء نے لا الہ الا اللہ کی اشاعت کیلئے ایک جماعت علیحدہ قایم کی تھی - اسی طرح آپ نے ایک مقدس جماعت کی بنیاد ڈالی - اور ان کو بالکل علیحدہ ہو جانے

کا حکم دیا - دوسرے کے پیچھے نماز پڑہنے سے منع فرمایا اور یہاں تک فرمایا کہ غیر احمدی لوگوں کا جنازہ بھی نہیں پڑہنا چاہیے اور ان کو اپنی لڑکیاں بھی نہیں دینی چاہیئے - لوگ اسکے مخالف کھڑے ہوئے - اس پر مقدمے چلائے گئے - اسکو قتل کرنے کے منصوبے باندہے گئے - اس کے غلاموں کو مارا گیا اور وطن سے نکالا گیا - اس کے شیدائیوں پر پتھر برسائے گئے مگر اس نے ان کو یہ تعلیم دی کہ صبر اور استقلال سے ان مصائب کو جھیلو - اللہ تعالےٰ عنقریب فتح کا دروازہ کھولیگا اور ہمارے سب دشمن تباہ ہو جائیں گے - اب خدا کے لئے بتاؤ کیا اس کی باتیں پوری ہوئیں ؟ یا وہ جھوٹا نکلا ؟ وہ کامیاب ہوا یا اسکے دشمن ؟ دنیا جانتی ہے کہ اس کو گرانے والے خود گر گئے - اس کو مارنے والے خود مر گئے - اور الہام پاک انی مہین من اراد اہانتک کیا خوب پورا ہوا - صلیب کو توڑا گیا خنزیر کو ہلاک کیا گیا - طاعون نے شہروں کے شہر تباہ کر دیئے - زلزلوں نے پہاڑوں کو روئی کیطرح اڑا دیا - طوفان آئے - شدید جنگ ہوئے - حتےٰ کہ آسمان نے بھی کسوف وخسوف کے رنگ میں اسکی صداقت پر شہادت دی - پھر وہ کیسا عظیم الشان انسان تھا - جسکی صداقت پر زمین و آسمان بول اوٹھے جسکی صداقت کے نشان ایشیا اور یورپ میں ہی نہیں - بلکہ امریکہ میں بھی پائے جاتے ہیں - اور ڈاکٹر ڈوئی کا آباد کردہ شہر اسکی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے - لیکن اے غور کرنے والو غور تو کرو کہ آخر یہ سب کچھ کیوں ہوا - یہ محمد رسول اللہ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ہوا - یہ اسلام کی صداقت کو پیش کرنیکے لئے ہوئے - ہاں لا الہ الا اللہ کو قایم کرنے کیلئے ہوا - کفار و مشرکین نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن کے پورا کرنے سے روکنے کیلئے اگر سختی کے طریقے اختیار کئے تو نرمی کے داؤ بھی بہت چلائے - چنانچہ آپ کو بادشاہت - مال و دولت اور حسین سے حسین عورت کے دینے کا وعدہ دیا گیا - اس شرط پر کہ آپ لا الہ الا اللہ کو پیش نہ کریں - مگر دنیا جانتی ہے کہ آپ نے ان چیزوں پر تھوکا تک نہیں - اسی طرح آپ کے مسیح حضرت مرزا صاحب کو کہا گیا کہ ہم آپ کو مجدد مان لیتے ہیں اور تمام مسلمانوں کو مجدد ماننے میں کوئی عذر نہیں - آپ خدا کے لئے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ نہ کریں - اسلام میں تفرقہ پڑے گا - مگر بے وقوفوں کو اتنا خیال نہ آیا - کہ جب مجدد مانتے ہیں تو کیا مجدد جھوٹ بھی بولا کرتے ہیں -

اس کے بعد پھر لاہور کے بعض مسلمانوں نے یہ کہا - کہ آپ ریویو آف ریلیجنز میں مرزا صاحب کا ذکر کرنا بند کر دیں ہم آپ کو اس کی اشاعت میں سینکڑوں خریدار مہیا کر کے مدد دیں گے - مگر خدا کے لئے بتاؤ کہ حضرت صاحب نے اس بات کا کیا جواب دیا تھا - آپ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ مجھکو چھوڑ کر کیا اسلام پیش کریں گے - مگر آج

ایسا زمانہ بدلا ہے کہ ابھی آپ کو دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد پانچ سال کا ہی عرصہ گذرا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ اور احمدیت کی اہمیت کو خاک میں ملانے خاک میں ملانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہم میں اور غیر احمدیوں میں فروعی اختلاف ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود اپنے مشن کو تقریروں کے رنگ میں ہی پورا کرتے تو البتہ ایسے لوگوں کیلئے موقعہ تھا۔ کہ سلسلہ کی اہمیت کو جسطرح چاہتے تباہ کرتے۔ مگر جب تک حضرت مسیح موعود کی تصانیف موجود ہیں۔ جب تک قرآن کریم اور احادیث نبوی موجود ہیں ہم کسی شخصی رائے کو قبول کرنیکے لئے تیار نہیں۔ حضرت اقدس نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا۔ مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا وہی مسیح موعود جسکی آمد کی خبر انجیل میں پائی جاتی ہے۔ وہی مسیح موعود کہ جسکی آمد کی پیشگوئیاں احادیث نبوی میں پائی جاتی ہے۔ وہی مسیح موعود جسکی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے پاک کلمات میں یاد فرمایا ہے۔ وہی مسیح موعود جس کو غیر احمدی لوگ آسمان سے آتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہی مسیح موعود کہ جسنے دجال کو قتل کرنا اور صلیب کو توڑنا تھا۔ پس جب یہ حالت ہے اور دوسری طرف قرآن کریم میں یہ آیت کریمہ نہایت وضاحت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ و من اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا او کذب بایٰتہٖ۔ یعنی مفتری علی اللہ اور ان لوگوں سے بڑھکر جو اللہ تعالیٰ کے ماموروں کو جھٹلاتے ہیں کون ظالم ہے۔ ایسے لوگوں کا جہنم میں ٹھکانا ہے۔ پس جب تک قرآن کریم۔ احادیث نبوی اور کتب حضرت اقدس موجود ہیں ہم بڑے زور سے اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ ہم میں اور غیر احمدی لوگوں میں کوئی فروعی اختلاف نہیں۔ بلکہ بڑا عظیم الشان فرق ہے اور یہ کہ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے بغیر ہرگز ہرگز نجات ہی نہیں ہوسکتی ہے۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے دعوے کو مذکورہ بالا کتب سے واضح طور پر بدلایل ثابت کرکے دکھلائے ورنہ ہم اسکی بات کو ایک کوڑی کے برابر وقعت نہیں دیتے۔ بعض لوگ ہمیں اگر یہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتے۔ کافر تو مولوی لوگ کہتے ہیں۔ ہم ان کو مسلمان ہی خیال کرتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب نے تو الہام کا دعویٰ کیا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ پیشگوئیاں کیں۔ اور فرمایا میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے اگر تم مسلمان یقین کرتے ہو۔ تو اسکی بات کو سچا مانو۔ اگر درحقیقت ان کو نہیں جانتے تو ان پر ایمان لاؤ۔ اور بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہو جاؤ۔ ہاں اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تم نے تو اس کو مفتری علے اللہ قرار دیا ہے۔ زبان سے نہیں کہتے تو عملی طور پر تو ثابت کرتے ہو۔

پس ہم اپنے عزیز دوستوں اور قوم کے بزرگوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ آجکل پھر ہماری جماعت پر ابتلا کا زمانہ آیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں اور اس راستہ کو ہرگز نہ چھوڑیں۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں چلایا ہے وہ زمانہ کی اصلاح کیلئے آئے تھے اب ان کے بعد کسی قسم کے اجتہاد کی ضرورت نہیں۔

پیارے دوستو! اپنے اصولوں پر قایم رہو اگر تم اپنے اصولوں پر قایم رہو گے تب ہی ترقی حاصل کرسکو گے۔ یاد رکھو دنیا میں وہی قوم ترقی کرسکتی ہے جو اپنے اصولوں پر مضبوط ہو۔ اور وہ قوم تباہ ہوجاتی ہے جو اپنے اصولوں کو ترک کر دیتی ہے۔ پس جسدن تم نے اپنے اصولوں کو چھوڑ دیا اسی دن تمہاری خیر نہیں۔ حضرت صاحب نے جو امانت تم کو دی ہے اس کو دیانتداری کے ساتھ دنیا تک پہونچاؤ اور اپنے اجتہاد سے کام نہ لو۔ اپنے اعتقادات پر مضبوط رہو اور مشکلات کا خیال نہ کرو۔ یہ ایک غبار کیصورت میں کام کرنے والوں کے سامنے آتی ہیں۔ مگر جوں جوں تو ایمان کے ساتھ قدم بڑھاؤ گے یہ غبار دور ہوتا چلا جائیگا اور کامیابی اپنا چہرہ دکھائیگی۔ حقیقی مصائب کے ایام وہ ہوتے ہیں جب نبی موجود ہوتا ہے اور جب تک حضرت صاحب ہم میں موجود تھے طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اب وہ تنگ گذار گھاٹیاں ہم طے کر آئے ہیں۔ اب تو ہمارے سامنے میدان ہیں۔ کسی قسم کا خطرہ نہیں اب آگے بڑھتے چلو اور کام کو جاری رکھو۔ جب اس وقت ہمارے جانی دشمن ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے تو اب کیا بگاڑ لینگے۔ اپنی طرف سے کمزوری مت دکھاؤ ایسا نہ ہو کہ لوگ یہ خیال کریں کہ:-

اب احمدی آہستہ آہستہ ہم میں جذب ہوجائینگے

بلکہ ایسی مضبوطی کے ساتھ قدم رکھو کہ مخالف یہ گمان کریں کہ یہ تو ہم کو کھا جائینگے۔

دیکھو تمہارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے راستہ میں شیاطین زمانہ نے کتنی رکاوٹیں پیدا کر دی تھیں۔ مگر کیا وہ کبھی ان رکاوٹوں کو دیکھکر حراساں ہوئے؟ وہ رکاوٹیں ان کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں۔ تم لوگوں کے طعن سے نہ ڈرو۔ جب تم نے ایک بات کو سچائی کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ اور اس کو بے دھڑک دنیا کے سامنے پیش کردو۔ دنیا تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ جب خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے ہاں اگر تم خود ہی ڈرپوک ہوجاؤ اور خدا کو چھوڑ دنیا کے رعب میں آجاؤ۔ اور حق کو چھوڑ باطل سے ربط لگو۔ اور بجائے لوگوں کی اصلاح کرنے کے ان کے طعن تشنیع سے بچنے لگو تو یاد رکھو بموجب آیۃ کریمہ و لئن اتبعت اھواءھم من بعد ما جاءک من العلم انک لمن الظالمین ظالم ہوجاؤ گے۔ اشاعت اسلام میں لگے رہو۔ لا الٰہ الا اللّٰہ کے پھیلانے والی جماعتیں تمہیں ہو۔ غیر احمدی اس کو پھیلا نہیں سکتے۔

ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور ہے

جو خود مردہ ہیں وہ دوسروں میں کیا جان ڈال سکتے ہیں جس نے مسیح کے دامن کو نہیں چھوا وہ روح القدس سے کیسے مدد پا سکتا ہے کیا ایسے لوگ لا الٰہ الا اللّٰہ پھیلا سکتے ہیں؟ جن میں روحانیت کی بو نہیں کیا ایسے لوگ لا الٰہ الا اللّٰہ کو اشاعت کرسکتے ہیں۔ جو الہام کا دروازہ بند سمجھتے ہیں۔ مسیح کو ۱۹۰۰ سال سے آسمان پر مانتے ہیں۔ اور مسیح موعود کے منکر ہوں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ جو خدا کے پاک اور برگزیدہ کو مفتری علی اللّٰہ قول سے یا فعل سے ٹھہرا دیتے ہیں۔ وہ کبھی مظفر و منصور نہیں ہو سکتے۔ تم ان کی مدد کے محتاج نہ ہو۔ وہ خدا اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدد دیتا تھا جبکہ اکیلا غار حرا میں جایا کرتا تھا وہ خدا جس نے کہ مسیح موعود کو مدد دی جبکہ وہ قادیان کے ایک گوشہ میں گمنامی کیحالت میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ کیا وہ اب تمہاری مدد کرنے کے لئے کافی نہیں۔ ہاں ایک شرط ہے وہ یہ کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ جان و مال سے اللہ کے رستہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عجیب عجیب راستے بتاتا ہے۔ اگر تم بھی صحابہ کیطرح مظفر و منصور ہونا چاہتے ہو۔ تو اپنی حالت پر غور کرو۔ اپنے اصولوں پر مضبوط رہو ابتلاؤں میں آکر لالچ میں پڑکر راستہ کو نہ چھوڑو۔ باطل سے نہ دبو جوانمرد بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ اور ہر میدان میں فتح تمہاری ہو گی۔ کیونکہ اسکا وعدہ ہے۔

انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا و یوم یقوم الاشھاد۔

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین

(مبارک)

انجمن ترقی تعلیم کا سالانہ جلسہ
اور
عطیہ ریاست بہاولپور

انجمن ترقی تعلیم امرتسر کا چوتھا سالانہ جلسہ ماہ اپریل کی ۲۵ و ۲۶ تاریخ کو منعقد ہوا۔ اس دفعہ کا اجلاس گذشتہ تین سالوں کے اجلاسوں سے زیادہ شاندار تھا۔ سب سے بڑھکر خوشی کی بات یہ ہے کہ جہاں اور امراء نے انجمن مذکور کو جو ایک نہایت ہی مفید کام کر رہی ہے چندے دیئے ہیں وہاں ریاست بہاولپور کی طرف سے ایک ہزار روپیہ سالانہ مستقل عطیہ کا بھی اعلان کیا گیا ہے

ایک قابل تقلید نمونہ

انجمن ترقی تعلیم مسلمانان ایک نہایت ہی مفید کام کر رہی ہے۔ جسکی مثال کہ صوبہ پنجاب تو کیا۔ ہندوستان بھر میں بھی ملنی مشکل ہے۔ مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ کسی اہل بصیرت سے نہاں نہیں۔ تعلیم میں تجارت میں اور دیگر تمام اعلے اعلے کاروبار میں جو کسی قوم کی ترقی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ دوسری اقوام کے مقابل انکی کچھ بھی حقیقت نہیں آئے سال کے نتایج پکار پکار کر اعلان کرتے ہیں کہ مسلمان تعلیم میں اپنے ہندو بھائیوں سے سینکڑوں کوس پیچھے ہیں۔ بڑے بڑے دفاتر میں۔ بڑے بڑے سرکاری محکموں میں جاکر دیکھو ہر طرف ہندو ہی ہندو نظر آئینگے۔ اور کہیں ایک دو مسلمان بھی نظر آجاویں تو وہ بھی بیچارے نہ ہونے کے برابر ہی ہوتے ہیں۔ کسی ہندو بھائی کے زیر اثر ہونگے۔ میڈیکل کالج لا کالج۔ انجینیرنگ کالج۔ مشن کالج۔ ڈی۔ اے وی کالج دیال سنگھ کالج۔ گورنمنٹ کالج۔ ٹریننگ کالج۔ غرضیکہ تمام کالجوں کی سیر کرو ہر جگہ ہندو ہی ہندو پاؤگے۔ اور یونیورسٹی کے امتحانوں کے نتایج کے نکلنے کے دن اگر کامیاب شدہ ہندو طلباء کے پچاس نام ہوں گے۔ تو مشکل سے ایک دو مسلمان پلے جائینگے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو مسلمانوں میں ابھی تک تعلیم کا اتنا شوق پیدا نہیں ہوا۔ چنانچہ ہندو کمیونیٹی میں پایا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر بعض ہونہار اور محنتی لڑکے نکل بھی آئیں تو مالی مشکلات کی وجہ سے وہ اپنی پڑھائی کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ بھلا وہ طالبعلم اعلے تعلیم کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ جسکو ایک طرف تعلیم اور امتحان کا فکر ہو۔ دوسری طرف اس کو فیس اور دیگر اخراجات تعلیم۔ لباس و خوراک کا فکر ہو۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ فوراً تعلیم کو چھوڑ دے اور بجائے رات دن غم و الم میں مبتلا ہونے کے کسی اور لائن کو اختیار کرے جس میں اس کو ان مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ کیونکہ اگر وہ ان تکالیف میں ہی کام کرتا جائیگا تو اس کے قوی کیلئے یہ بہت برا اثر پڑے گا۔ اور حد درجہ کا کمزور ہوکر نہ اپنے لئے اور نہ اپنی سوسائٹی کیلئے چنداں مفید ثابت ہو سکیگا۔ آجکل مسلمان طلباء کی بہت ہی بری حالت ہے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ بڑا زور لگا لگا کر انٹرنس تک پہنچ جاتے ہیں۔ ذہین بھی ہوتے ہیں۔ اگر پوچھا جائے کہ تم اعلے تعلیم بھی حاصل کروگے تو ایک ٹھنڈا سانس لیکر کہتے ہیں کہ افسوس مالی مشکلات اسبات کی اجازت نہیں دیتی۔ ہمنے اپنی آنکھوں سے ایسے طلباء کو دیکھا جو لڑکے انٹرنس تک ہمارے ساتھ پڑھتے چلے آرہے تھے۔ کالج میں ان میں سے صرف ایک دو رہ گئے!

پس ان حالات میں انجمن ترقی تعلیم مسلمانان کا قایم ہونا تمام مسلمانوں کیلئے نہایت ہی مفید ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک نشانی ہے۔ یہ انجمن غریب مسلمان طلباء کو جو اعلے تعلیم کے حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں معقول وظائف دیتی ہے۔ اور یہ تمام روپیہ قرض حسنہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اور جب انسان زمانہ طالبعلمی سے نکلکر کسی جگہ کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ تب یہ تمام روپیہ بذریعہ اقساط وصول کر لیا جاتا ہے بعض انجمنیں قرض حسنہ کے طور پر وظائف نہیں دیتیں اور ماہوار وظائف مقرر کر دیتی ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طالبعلم کو اپنی محنت کا خیال نہیں ہوتا وہ مزے سے ہر ماہ وظیفہ وصول کرلیتا ہے بلکہ اس قسم کے روپیہ کا طالب علم کی آئندہ زندگی پر ایک برا مہلک اثر پڑتا ہے۔ مگر وہ طلباء جو بطور قرض حسنہ وظیفہ لیتے ہیں وہ ہمیشہ ہوشیار رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر فیل ہوگئے تو مفت قرض ہو جائیگا۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اس قسم کی بہت نہیں تو تین چار ہی بڑی بڑی انجمنیں ہندوستان بھر میں قایم ہو جائیں۔ تو مسلمانوں میں نہایت آسانی سے تعلیم پھیل سکتی ہے۔ آجکل تعلیم کا زمانہ ہے۔ آج وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ جسکے افراد تعلیم یافتہ ہوں۔ کوئی پیشہ کوئی حرفہ بھی ترقی نہیں کر سکتا اگر تعلیم کی کمی ہو۔ پس اگر مسلمانوں میں تجارت کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر صنعت و حرفت میں ترقی کرنی ہو تو بغیر تعلیم کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے ممالک میں ہر شہر کے بچوں کیلئے تعلیم ضروری قرار دیگئی ہے اور تعلیم کو ترقی دینے کیلئے فی زمانہ اور کوئی بہتر طریق نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ ایسی انجمنیں قایم کیجاویں افسوس آجکل کے لیڈران قوم پالٹیکس کے دوسرے حصوں پر تو ہمیشہ بحث کرتے رہتے ہیں مگر پالٹیکس کے اس ضروری حصہ کیطرف توجہ حالانکہ تمام پالٹیکس کا دارومدار تعلیم پر ہی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بھی اس اصول کو اختیار کرکے کام کرنا شروع کیا ہے اور اس نے بھی احمدی قوم کے قابل امداد طلباء کو بطور قرض حسنہ ماہوار وظائف دینے شروع کئے ہوئے ہیں مگر ابھی تک اس بات کیطرف پوری توجہ نہیں دیگئی۔ ہم صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کو اسبات کیطرف توجہ دلاتے ہیں کہ سوائے معدودے چند حالات کے عام طور پر تمام وظائف بطور قرض حسنہ ہی دینے چاہئیں۔ ہماری میں بھی بہت سے ایسے لڑکے موجود ہیں جو اعلے تعلیم کا شوق تو رکھتے ہیں مگر اپنے والدین کی مالی مشکلات کی وجہ سے وہ سلسلہ تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے!۔

ایسے طلباء کو معقول وظائف دیکر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنیکا موقعہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس طریقہ سے اشاعت اسلام کیلئے اپنی کمیونیٹی میں بہت ہی مفید انسان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسلئے ہم تمام ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں بڑے زور سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اس قرض حسنہ کے فنڈ کو بہت وسیع کرنیکی کوشش کریں اور اپنی غریب جماعت کے غریب طلباء کو اعلے تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ دیں۔

اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اشاعت اسلام اور ترقی تعلیم کے مسایل پر غور فرما رہے ہیں ہم نہایت ادب سے اس مسئلہ کو حضور والاشان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ حضور جہاں اور اہم امور پر آپ غور فرما رہے ہیں۔ وہاں اس مسئلہ پر بھی غور فرمائیں۔

اپنے غریب طلباء کیلئے بھی جو اعلے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی احسن طریق تجویز فرمادیں۔ ہمیں امید کامل ہے کہ جب حضور توجہ فرمائینگے اور اس کام میں اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کریں گے۔ تو وہ خدا ضرور اس دعا کو سنیگا اور قبول کریگا۔

(مبارک)

اطلاع الحکم کے کاتب کو اس ہفتہ چند روز کی رخصت پر چلے جانے کیوجہ سے۔ الحکم ایک دن لیٹ ہو کر شایع ہوا ہے آیندہ انشاء اللہ وقت پر شایع ہوا کریگا۔ (مینیجر)

(۱) احمدی خاتون کے خریدار

یاد رکھیں کہ احمدی خاتون کا بارہواں نمبر شروع جون میں تمام خریداران احمدی خاتون کے نام وی پی ہوگا تاکہ آیندہ سال انتظام درست رہے

(۲) اور جن خریداروں کے نام احمدی خاتون کا کوئی نمبر (پرچہ) نہ پہونچا ہو۔ وہ پندرہ دن کے اندر اندر طلب کرلیں۔ ورنہ پھر ہم معذور ہونگے۔

(۳) اہل قلم خاتونیں اپنے رسالہ کو خالص زنانہ رسالہ بنانے کیلئے اپنے اپنے مفید مضامین بھیجکر ایڈیٹر کی مدد کریں۔

(۴) آئندہ احمدی خاتون کی جلد ۲ کے لئے ہمنے خاص مضمونوں اور لکھائی چھپائی کا انتظام کیا ہے۔

امید ہے کہ احمدی خاتون کی خریدار خاتونیں ایک ایک خریدار یکم جون تک مہیا کرکے ایڈیٹر کو مشکور فرمادیں

مینیجر احمدی خاتون

اِختلافُ اُمّتی رحمۃ

سید ولد آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا پاک ارشاد فرمایا تھا کہ اختلاف اُمّتی رحمۃ۔ انسانی فطرت کا یہ صحیح نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ دنیا سے کبھی اختلاف مٹ نہیں سکتا۔ اس لئے آپ نے اپنی امت کے اختلاف کو ایک رحمت قرار دیا ہے۔ یہ اختلاف رحمۃ اس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ محض خدا تعالےٰ کی رضا کیلئے کیا جاوے اس میں ذاتی اغراض اور نفسانیت کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ جب ذاتی اغراض اور دنیاوی ملونی ہو تو وہ انانیت نفس کہلاتا ہے اور رحمت کی بجائے لعنت ہو جاتا ہے۔ میں نے ہمیشہ جماعت کو اس پر متوجہ کیا۔ اور بعض احباب سے اختلاف رائے کیا تو انہوں نے اس کو برے رنگ میں دیکھا مگر اب یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ ایماندارانہ اختلاف رائے ایک قیمتی چیز ہے۔ چنانچہ پیغام والے جناب نے اس پر ایک نوٹ لکھا ہے۔ جسکا اقتباس میں ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔ ہمارے دوست اس کو غور سے پڑھیں تو انہیں ایڈیٹر الحکم کی قسمت کا نقشہ اس میں نظر آ جائیگا۔ ایڈیٹر الحکم کو جس رنگ میں بدنام کرنے کی کوشش کیگئی وہ ظاہر ہے۔ آجتک ہمارے بڑے بڑے دوست جنکی غلط اور سلسلہ کیلئے مضر راؤں سے میں نے دلیری کے ساتھ اختلاف کیا ہے مجھے گورنمنٹ کا جاسوس کہنے سے نہیں ڈرتے اگر دنیا کا نہیں تو خدا کا ہی خوف کرتے۔ ہمارے دوستوں کو یہی ابتلا پیش آیا۔ وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کی رائے کے سامنے دوسروں کی رائے ہیچ اور بے اثر ہے۔ اور کسی اور کو حق حاصل نہیں کہ کسی معاملہ پر ان کے خلاف بولے میں نہیں جانتا یہ لائسنس انہیں کہاں سے ملگیا تھا۔ اور خود سری اور خود رائی نے آخر اس مرحلہ تک پہونچا دیا۔ کہ جب انہوں نے دیکھا کہ ہماری رائے گر گئی ہے تو

ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد بنا کر

سلسلہ میں اختلاف کا بیج بو دیا۔ آنیوالے واقعات ثابت کر دیں گے کہ ان کی اغراض کیا تھیں اور کیا ہیں۔ مگر جو لوگ انکی تحریروں کو پڑھتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ یہ ابتلاء انہیں کیوں پیش آیا۔ پس آج ایڈیٹر الحکم یا کسی اور کو اپنے ساتھ اختلاف رائے کیوجہ سے جاسوس کہا جاتا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں یہی ایک اوزار ہے۔ خیر وہ اس کو بھی استعمال کر کے دیکھیں کہ کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ بہر حال پیغام لکھتا ہے:-

ایماندارانہ اختلاف رائے

تمام دنیا میں اور تمام زمانوں میں اس اصول کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ایمانداری اور سچائی اور صاف گوئی انسان کی بڑی اعلےٰ صفات ہیں لیکن بد نصیبی سے زمانہ حال میں بعض ان نوجوانوں میں جو اپنے آپ کو تعلیم سے بہرور سمجھتے ہیں ایک یہ غلط خیال جاگزین ہو گیا ہے کہ جو بات ہماری رائے کے خلاف ہے یا جو بات ہماری عقل میں ٹھیک نہیں معلوم ہوتی وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتی اور اگر کسی دوسرے شخص کی رائے میں وہ بات ٹھیک ہو تو یا تو وہ شخص نہایت بے وقوف ہے۔ خواہ وہ تجربہ اور عقل اور علم اور عمر میں ان سے کتنا ہی فائق ہو۔ اور یا وہ خود غرض اور مکار ہے۔ اور ممکن ہے کہ خفیہ طور پر سرکار کا وظیفہ خوار یا سی۔ آئی۔ ڈی (محکمہ تفتیش جرایم) کا تنخواہ دار ہو۔ بحالیکہ اسلام نے سخت تاکید کر دی ہے ظنوا المومنین خیراً لیکن یہ لوگ بدظنی کرنیکے سوائے زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔ اور ان بعض الظن اثم کی سزا کے مستوجب اپنے آپ کو بناتے ہیں۔ قانون وقت کا بھی یہ منشا ہے کہ جب تک کسی کا قصور ثابت نہ ہو جائے اُسے قصوروار مت سمجھو اور جس پر شبہ ہو۔ وہ شبہ کا فائدہ اٹھا کر قانون کے ہاتھ سے آزاد کر دیا جائے۔

آجکل کسی دشمن کو بدنام کرنے کیلئے سب سے سہل علاج یہ ہے کہ اسکی نسبت کہہ دیا جاوے کہ یہ سرکاری جاسوس ہے۔ ایسے ظالم تہمت لگانے سے خدا سے نہیں ڈرتے۔ جو لوگ جاسوس یا جھوٹے مخبر ہوں۔ بیشک ان کی نسبت ہر شخص کو بدظنی رکھنے کا اختیار ہے لیکن پہلے یہ تو سوچ لو کہ دنیا میں کونسا شخص اس بدظنی سے بچ سکتا ہے اور جس پر یہ بدظنی عاید کیجائے وہ کسطرح اپنا ڈیفنس پیش کر سکتا ہے ہم نے کبھی کسی معقول اور دانشمند شخص کو دوسرے کی نسبت بدظنیاں کرتے نہیں دیکھا ہوگا بلکہ صرف گھٹیا درجہ کے رذیل اور ادنےٰ اور بیکار لوگوں میں یہ مرض موجود پایا ہوگا:-

زیادہ تر یہ الزام ان لوگوں پر لگایا جاتا ہے جو سوسائٹی میں قدرے ممتاز قدرے آزاد یا ذاتی رائے رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ کیونکہ تنگدل اور تاریک باطن لوگ تو یہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ ایمانداری سے بھی کوئی شخص اختلاف رائے کر سکتا ہے اور ہم آنسٹ ڈفرنس آف اوپینین بھی کوئی چیز ہے؟

دشمن بھی حقیقت سے واقف ہے

یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ سلسلہ خلافت راشدہ اس امر کا محتاج نہیں کہ سلسلہ کے دشمنوں کی تائید کی اسے ضرورت ہے بلکہ ایسی تائیدات کی ہمارے نزدیک ذرا بھی قدر نہیں۔ اسلئے کہ خلافت راشدہ کا سلسلہ اپنے ساتھ دلایل و براہین کا ایک جرار لشکر رکھتا ہے پس ذیل میں جس مضمون کو درج کیا جاتا ہے اسکی یہ وجہ نہیں کہ وہ ہمارا موید ہے بلکہ اسلئے کہ دکھایا جاوے کہ منکرین خلافت نے جو کفر و اسلام کا مسئلہ آڑ بنا کر دکھایا ہے یہ محض غلط ہے۔ اور دشمن بھی سمجھتا ہے کہ یہ وجہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر۔ ایم۔ اے سعید سلسلہ کے دشمنوں میں سے ایک شخص ہیں۔ اور وہ کوئی موقعہ پیسہ اخبار میں سلسلہ کی مخالفت کا جانے نہیں دیتے یہ انکی بدقسمتی اور شومئی اعمال ہے۔ کاش اگر انہیں حق سے محبت ہوتی تو وہ قادیان آکر کچھ زمانہ گذارتے اور پاک صحبت سے استفادہ کرتے۔ انہوں نے حال ہی ایک مضمون لکھکر بتایا ہے کہ خلافت ثانی کا انحصار مسئلہ کفر و اسلام پر نہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

آجکل احمدیوں کا ایک فریق صاحبزادہ صاحب خلیفۃ المسیح بلکہ ولد المسیح کی خلافت سے اسلئے منحرف ہو رہا ہے کہ صاحبزادہ صاحب ان مسلمانوں کو جو احمدی نہیں کافر سمجھتے ہیں۔ کیا صاحبزادہ صاحب کا یہ کوئی اپنا فتویٰ ہے؟ نہیں ہرگز نہیں؟ بلکہ اس مسئلہ اور فتویٰ کو خود مرزا صاحب مسیح قادیانی نے احمدی جماعت کے وجود کو قایم کرنے کیلئے قایم کیا؟ کیونکہ جب تک ایک مسلمان احمدی سلسلہ میں داخل نہو جائے اور مسیح و مہدی قادیان کے مسیح و مہدی موعود ہونے پر ایمان نہ لائے اور ان کو شناخت نہ کرے تب تک وہ مسلمان بانی سلسلہ احمدی کے نزدیک جاہلیت کی موت مرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔ اور جاہلیت کی موت کفر کی موت ہے لہذا کوئی مسلمان اپنے سابق اسلام سے متمتع نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بغیر احمدی ہوئے اور بانی سلسلہ احمدی کو مسیح و مہدی موعود یقین کئے بغیر بھی ایک مسلمان اسلام سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے اور وارث جنت بن سکتا ہے؟ تو پھر احمدی سلسلہ میں داخل ہونے کی اور مسیح و مہدی قادیانی پر ایمان لانے ہی کی کیا ضرورت باقی رہی۔ بلکہ اس مفت کی دردسری سے حاصل ہی کیا ہے اس کا جواب صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے منکر دیں اور جلد دیں تو اچھا ہے۔ اور اگر یہ تاویل کر لیجائے کہ کامل ایمان احمدی ہو کر ہاتھ آتا ہے اور احمدی نہ ہونے کیصورت میں اسلام ناقص رہتا ہے تو یہ واضح رہے کہ اسلام تو ناقص ہو سکتا ہی نہیں۔ کیونکہ اسلام تو رسول کریم کے وقت میں کامل ہو چکا جیساکہ الیوم اکملت لکم دینکم کی آیت مبارکہ اس کے کمال پر شاہد ہے۔ ہاں جملہ فرقہائے اسلام اس کامل اسلام کے مدعی ہیں۔ اب احمدی کہتے ہیں کہ کامل اسلام ہمارے پاس ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر فرقہائے اسلام بھی اپنی اپنی جگہ اس کے مدعی ہیں۔ اور ناقص اسلام اسلام کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اس پر لفظ اسلام ہی صادق آنا محال ہے۔ کیونکہ کامل اسلام ہی صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم ایک ہی ہو سکتا ہے اور دو یا ایک سے زیادہ صراط مستقیم ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ دو نقطوں کے درمیان چھوٹے سے چھوٹا خط صرف ایک سیدھا خط ہو سکتا ہے اور بس۔ اب اگر احمدی اپنے تئیں صراط مستقیم پر سمجھتے ہیں تو ضرور ہے کہ غیر احمدی مسلمان احمدیوں کیطرح صراط مستقیم پر نہ ہوں۔ کیونکہ یہ تو محال قطعی ہے کہ دونوں صراط مستقیم پر ہوں۔ تو پھر احمدی اور غیر احمدی کیسا؟۔ اور ہر دو کی حد فاصل صراط مستقیم ہی ہو سکتی ہے۔ اب باقی رہی منافقانہ روش کہ غیر احمدیوں کو بھی خواہ مخواہ کامل اسلام میں داخل سمجھا جاوے کیا یہ احمدیوں کی جماعت منحرف خلافت ثانی کی مرضی ہے؟ ہاں یہ واضح رہنا چاہئے کہ ایسی دورنگی روش سے احمدیوں اور غیر احمدیوں پر کوئی خاص اثر نہیں پڑ سکے گا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ؛
من انداز قدت را می شناسم ؛

اور نہ ہی جائز مدعی خلافت ثانی کے حق جواز میں کوئی فرق آسکتا ہے۔کیا خلافت اول پر بھی اسی منحرف جماعت نے خلافت کے لئے بیعت کیلئے ہاتھ پاؤں بہت مارے تھے۔ لیکن خلیفہ صاحب بھی ایک بڑی شخصیت کے آدمی طوعاً نہیں تو کرہاً بیعت کر ہی بیٹھے۔ اب انکا اس موقعہ پر اپنی عادت مستمرہ سے باز آنا معلوم۔ ظاہراً جائز مدعی خلافت ثانی تین قسم کی فوقیت اپنی جماعت کے دیگر مدعیان خلافت پر رکھتا ہے۔اول احمدی جماعت بلا استثناء اس کا پرہیزگار ہونا تسلیم کرتی ہے۔ دوئیم اس کا حامی الحرمین الشریفین ہونا محتاج ثبوت نہیں (سوم) اس کا مسیح موعود قادیانی کا فرزند دلبند ہونا بلکہ اسکی ولادت پر میرزا صاحب کا یہ الہام "کان اللہ نزل من السماء" اس کی اس خصوصیت کو اور بھی بڑھاتا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ دیگر مدعیان خلافت موخر الذکر ہر دو خصوصیتوں سے معرا ہیں۔ باقی رہا فتوی تکفیر تو اسے تو احمدی جماعت کے خود بانی اور خلیفہ اول و ثانی موجودہ صلح کل مدعیان خلافت کی خاطر سے تو چھوڑنے سے رہے کیونکہ یہ مسئلہ تو احمدی جماعت کیلئے بمنزلہ بنیاد رہا اور ہے۔اور اگر بنیاد ہی اکھیڑ پھینکدی گئی تو احمدی جماعت کی عمارت کا قیام معلوم کیونکہ اگر ایک شخص احمدی نہیں اور کامل اسلام رکھتا ہے تو اسے احمدی ہونے کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے۔ اسیقدر اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے سے ہم اس امر کے اظہار کو اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اگرچہ ہم نہ احمدی ہیں اور نہ احمدی فریقوں سے کسی کے مشیر تاہم پیغام صلح کی رنگ آمیزیوں اور اصل و نقل کی ملاوٹوں کے لئے ضروری ہے کہ کوئی تنقیدی حد فاصل قائم کی جاوے ؛

(خاکسار ایم۔اے۔سعید انصاری زبدۃ الحکماء شملہ)

ظریف

حال ہی میں لاہور سے ایک ماہواری رسالہ اردو۔ ظریف شایع ہوا ہے۔ رسالہ واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ ان تنگ گذار گھڑیوں میں جبکہ انسان کثرت مطالعہ یا کوئی اور کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے۔ظریف ایک نہایت ہی مفید رفیق ہو سکتا ہے۔ ظرافت حقیقی معنوں میں ایک نہایت ہی عمدہ چیز ہے۔جس سے انسان غم والم کے بوجھ کو اتار کر اپنی روح رواں میں شگفتگی پیدا کر سکتا ہے وہ لوگ جو ہمیشہ غمگین شکل بنائے رکھتے ہیں۔اور ظرافت سے حصہ نہیں لیتے ایک تلخ زندگی بسر کرتے ہیں۔پس موجودہ اخبارات کی موجودگی میں اگر کوئی رسالہ اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے تو ظریف ہی ہے۔ امید ہے کہ رسالہ مذکور کے ایڈیٹر صاحبان ایسے مضامین سے اپنے رسالہ کو دور رکھیں گے جو انسان کے اخلاق و عادات پر برا اثر ڈالتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم ؕ

ایوان خلافت میں پہلا اور خاندان محمودؔ میں دوسرا مولود مسعود

مبارک باد

بہ روز کر مبارک سُبحان مَن یَراِنی

۹ مئی ۱۹۱۴ء کی صبح ساکنین الدار اور مہاجرین دارالامان کیلئے عموماً اور خاندان نبوت کیلئے خصوصاً ایک خاص فضل اور بشارت کیکر آئی جو خلافت محمودؔ کے برکات ایک اور اضافہ کا موجب ہوئی +

۷ بجے صبح کے قریب حضرت اولوالعزم صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر خلیفہ ثانی کے مشکوی معلّی میں دوسرا بیٹا پیدا ہوا جو خاندان نبوت میں پانچواں نافلہ (پوتا) اور چراغ ہے +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ نے برکات کے بہت سے وعدے کئے تھے۔ جو اکثر آپ کی زندگی میں پورے ہوئے اور آپ کے بعد بھی دنیا کے آخر تک اُنکا ظہور ہوتا رہے گا +

ان وعدہائے برکات میں آپ کی ذرّیت طیّبہ کے متعلق بھی بہت سے وعدے ہیں چنانچہ فرمایا۔تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤنگا۔اور برکت دونگا اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سر سبز رہے گی +

پھر حضرت صاحبزادہ اولوالعزم کے حق میں اور بھی شاندار وعدے اللہ کریم کے ہیں۔ جن میں سے بہت سے ہم نے اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھے چنانچہ مصلح موعود۔ اور پسر موعود کے عظیم الشان وعدے کو جو خلافت احمدؐ کے رنگ میں پورا ہوا ابھی ابھی دیکھا ہے۔ والحمد للہ علےٰ ذالک +

خدا تعالےٰ کا بیحد احسان اور شکر ہے کہ اس آیۃ اللہ کے گھر میں ظہور برکت و فضل کے موقعہ پر مجھے ان آیات کی تلاوت و تذکیر کا پھر موقعہ ملا اس لئے میں صدق دل سے اللہ تعالےٰ کی حمد و ستایش کے بعد حضرت امیر المومنین فضل عمرؓ کے حضور اس مبارک تقریب پر مبارکباد عرض کرتا ہوں اور حضرت ام المومنین اور قافلہ سالار ضعفاء حضرت میر ناصر نواب اور نانی اماں صاحبہ اور حضرت بنت رسول اور کل ممبران خاندان نبوت اور اہل بیت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ہاں میں مخترم مخدوم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس کو اور انکے خاندان کو بھی پھر ایکبار مبارکباد دینے کا موقعہ پاتا ہوں جنکے حصّہ میں یہ سعادت ازل سے رکھی گئی تھی کہ وہ خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر اور خدا تعالےٰ کے برکات و فضل کے وعدوں کے مصداق محمودؔ کے ساتھ تعلقات صہری کی عزت حاصل کریں +

میں دعا کرتا ہوں کہ ابن محمودؔ اپنے بزرگوں کے سایہ فضل و رحمت میں اور خاندان نبوت کی نیم شبی دعاؤں میں پرورش پائے اور نہ صرف اپنی قوم اور خاندان بلکہ کل دنیا کیلئے قرۃ العین اور نافع الناس ہونیکے تربیت پائے۔ بڑھے پھلے اور پھولے۔ دنیا کیلئے نور نشان ہو اللہ تعالی کی رحمت اور فضل کے فرشتے اسکے ساتھ ہوں۔ روح الحق کا سایہ اس کے سر پر ہو اور وہ رکن رکین ہو۔ ان افراد و ارکان کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچانے والے ہوں۔ دوستو! یہ خلافت محمودؔ کا پہلا پھل ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر ہر قسم کے فضل نازل کرے وہ اپنے باپ دادا کی طرح قوم کا امام اور ہادی ہو آمین

آخر میں اپنے مطلب کی ایک بات کہنے کا موقعہ پاتا ہوں۔ اسے حریم قدس کے رہنے والو! اور خاندان نبوت کے ممبرو! اس وقت تمہارے دلوں میں دعاؤں کیلئے خاص جوش ہے اور خاکسار کو اس گھر اور در کیساتھ نیاز مندی اور ارادت رکھنے کا ایک تعلق ہے اسلئے ان گھڑیوں میں جبکہ تمہارے جبین نیاز حضرت کے آستانہ پر ہو اپنے اس ادنیٰ ترین خادم کیلئے بھی دعا کرو کہ اسکی زندگی اموت اور بالآخر حشر لوائے احمد کے نیچے ہو اور وہ اور اس کا خاندان آپ ہی کے دامن سے وابستہ اٹھایا جاوے۔ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند + آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

(خاکسار یعقوب علی تراب احمدی۔ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان)

دار الامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی (فضل عمر رض) بمعہ دیگر ممبران اہل بیت بخیر و عافیت ہیں اور سلسلہ کی ترقی کیلئے شب و روز اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کو بدستور ہر روز درس قرآن دیتے ہیں۔ ایک دو روز آپ بوجہ علالت طبع درس نہ دے سکے۔ اللہ تعالیٰ ہی آپکا محافظ ہو اور وہی اپنے فضل سے ان کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی نے دو نئی جماعتیں قائم کی ہیں۔ جو جماعتہائے مبلغین کے نام سے موسوم ہیں۔ ان کو تیار کرنے کیلئے آپ نے حضرت مولانا مولوی روشن علی صاحب مولانا مولوی قاضی میر حسین صاحب۔ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ اور مولوی صوفی غلام محمد صاحب۔ بی۔ اے۔ .... کو مقرر فرمایا ہے اور یہ تمام بزرگ اپنے فرائض کو ادا کرنے میں بڑی جانفشانی سے کام لے رہے ہیں۔ جمعہ کے روز جماعتہائے مبلغین کے بعض طلباء کو مسجد اقصیٰ میں تقریر کرنیکی مشق کرائی جاتی ہے۔

انگریزی انجمن ارشاد کو جسے حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی نے حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی عین حیات میں ہی آپکی اجازت سے قائم کیا تھا۔ اور جسکا کام کچھ عرصہ سے رکا ہوا تھا۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم نے مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے کی مدد سے پھر زندہ کیا ہے۔ اور چند ماہ سے انجمن باقاعدہ کام کر رہی ہے اس میں قادیان کے تمام انگریزی دان اصحاب شامل ہوتے ہیں۔

بعض لوگ ہائی سکول کے متعلق یہ غلط بیانی پھیلاتے ہیں کہ ماسٹر صدر الدین صاحب کے چلے جانیسے اسکول تباہ ہو گیا ہے۔ اب وہاں کچھ بھی نہیں رہا یہ سراسر جھوٹ ہے۔ مدرسہ برابر اپنا کام کر رہا ہے اور مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے (علیگ) بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں باقی رہی وہ کمزوری جو عموماً ہیڈ ماسٹر صاحب کے جانے سے پیدا ہو جایا کرتی ہے وہ بھی ان شاء اللہ جلدی ہی دور ہو جائیگی۔ چند روز ہوئے ہمارے نہایت ہی عزیز دوست مولوی عبد المغنی صاحب سائنس ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنے والد صاحب کی عیادت کیلئے حیدر آباد تشریف لیگئے تھے مگر افسوس آپکے پہونچنے سے پہلے ہی آپ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ تمام دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے والد کو اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور مولوی صاحب موصوف اور دیگر پسماندگان کو ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔ اور بخیریت قادیان واپس آئیں۔

مدرسہ احمدیہ بھی خدا کے فضل سے نہایت عمدگی سے کام کر رہا ہے۔ اس سال مدرسہ مذکور نے دو عالم پیدا کئے ہیں۔ ایک تو مولوی عبد الرحمن صاحب ہیں جو عرصہ دراز سے قادیان میں مقیم ہیں اور جو علاوہ عالم ہونیکے اعلیٰ درجہ کے فٹ بال اور ہاکی پلیئر ہیں۔ دوسرے مولوی احمد بخش صاحب ہیں۔ امید ہے ہمارے یہ دوست اپنے وجود کو لوگوں کیلئے نیک نمونہ بنائینگے۔

کیا پیغام کا یہی جواب ہے؟

(ایڈیٹر الحکم کے مضمون کا جواب منکرین خلافت کیطرف سے)

سچ کہتے ہیں کہ انسان جب حق کی مخالفت پر کمر باندھ لیتا ہے۔ تو اس کے حواس بجا نہیں رہتے۔ جب وہ اپنے آپ کو سچائی اور دلائل بینہ سے بالکل محروم پاتا ہے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے اور ذاتی حملے کرتا ہے اور بے تحاشا جو اسکی زبان پر آتا ہے بکتا چلا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہی حال بعینہ ہمارے ان اصحاب کا ہے جو باوجود اپنے آپ کو اہل الرائے سمجھنے [illegible] متقی۔ پرہیزگار۔ صلح کن۔ راستباز۔ یقین کرنے کے ایسا سیاہ و سفید جھوٹ بول رہے ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ شاید مذکورہ بالا اصطلاحیں منکرین خلافت کی ڈکشنری میں اپنے حقیقی معنوں کے بالکل الٹ معنے رکھتی ہیں۔ جن لوگوں کی نظر سے الحکم کا ۷۔ مئی کا پرچہ گذرا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ایڈیٹر الحکم نے کیسے سچے واقعات پیش کئے ہیں۔ اور کیسی ہیبت کی بتائی ہے۔ اور منکرین خلافت کے آہن نما بوری قلعہ پر دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کیا تباہ کن گولا پھینکا ہے جسنے کہ اس کی تہ بہ تہ دیواروں کو چیر کر تمام باغیان خلافت کو زخمی کر دیا ہے۔ اور اب جب کہ اسکا کوئی جواب بنا نہیں تو طیش میں آ کر ذاتی حملہ کرنے شروع کر دیئے ہیں کہ یہ شخص ایسا ہے ایسا ہے! بھلا ان سے کوئی پوچھے تو سہی کہ ۱۴ مارچ سے آجتک جو مضامین ایڈیٹر الحکم کی قلم سے نکلے ان کے جواب آپ کیطرف سے کیوں نہیں نکلے۔ کیا آپ لوگوں کا گالیاں دینا اور ذاتی حملے کرنا سمجھدار معاملہ فہم لوگوں کی نظر میں کوئی حجت ہو سکتی ہے۔ آپ جیسے اہل الرائے کی نظر میں شیشہ پتہ ہے کو توڑ دے۔ مگر تجربہ کار لوگ جانتے ہیں کہ خواہ شیشہ پتھر پر گرے یا پتھر شیشہ پر پڑے۔ دونوں حالتوں میں شیشہ کی خیر نہیں ہوتی۔ یہ خیال نہ کریں کہ اب شاید میٹریل ختم ہو گیا ہے۔ ابھی حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ اول کی خاص آپ لوگوں کے متعلق وہ تحریریں موجود ہیں جو اگر پیش کیجاویں تو جواب دینا تو درکنار منہ چھپانا بھی مشکل ہو جائے۔ مگر ہم نہیں چاہتے کہ ذاتی حملے کر کے چھوٹے چھوٹے رذیل ہتھیاروں پر آ اتریں جسکے پاس سچائی کا زبردست ہتھیار ہو اسکو بھی کسی قسم کا خدشہ نہیں ہوتا۔ شور و غوغا وہی کرتا ہے جسکے پاس جھوٹ اور ہیکڑبازی کے سوا کچھ نہ ہو۔ باقی رہا ایڈیٹر الحکم کی خدمات کا سوال وہ قوم خوب جانتی ہے کہ اس نے کیا کیا خدمات کی ہیں اپنی خدمات پر ایڈیٹر الحکم کو قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں احمدی قوم۔ ہاں باغیرت احمدی قوم خوب جانتی ہے کہ اس نے کیا کیا خدمات کی ہیں۔ اور اس کا جواب ایڈیٹر الحکم نہیں بلکہ احمدی قوم خود دیگی۔

اب رہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کی نظر سے گر جانیکا سوال۔ وہ بھی احمدی قوم کو خوب معلوم ہے سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلے الحکم کیلئے تحریک کرنا اور اس کی طرف سے چھ ہزار کی اپیل کرنا اور ایڈیٹر الحکم کو اپنا عزیز دوست قرار دینا ایسی باتیں تھیں۔ جو ہمارے اہل الرائے جیسے اصحاب کی نظر میں گر جانے کا ثبوت دیں تو دیں۔ مگر معاملہ فہم اصحاب خوب جانتے ہیں کہ حضرت کے ان الفاظ سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ ابھی سالانہ جلسہ کو ہوئے چار ماہ کا ہی عرصہ گذرا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ابتک حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ ہمارے جلسہ پر آنیوالے دوستوں کے کانوں میں گونج رہے ہوں گے۔ اور منکرین خلافت کے دلوں میں کانٹے کیطرح کھٹک رہے ہونگے۔ پس ہم بھی بقول شخصے مسجد نور کی ایک ایک اینٹ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اٹھو اور کم از کم ایسے لوگوں کیلئے تو شہادت پیش کرو جو تمہاری آوازوں کو سننے کے عادی ہیں۔ اے بڑھ کے درخت جسکے بڑی شاخ کے گرنے سے ایک شور عظیم برپا ہو گیا تھا اٹھ اور مع اپنی تمام شاخوں اور پتوں کے [illegible] مسیح موعود کے پیارے صدیق رض نے ایڈیٹر الحکم کیطرف سے محبت بھرے الفاظ میں چھ ہزار کی اپیل نہیں کی تھی۔ اے حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان کے اس کمرے کی اینٹو جسمیں کہ آپ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں لیٹے ہوئے تھے کیا تمہیں وہ وقت بھول گیا ہے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو ارشاد فرمایا تھا کہ ہمارے شیخ کے اخبار کا فکر کرو کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جبکہ حضرت نے عین ہمدردی سے یہ فرمایا تھا کہ ایک ہزار ہم دیں گے۔ اٹھو اور ان منکرین خلافت کے سامنے زندہ شہادت پیش کرو۔ اور اپنے پیارے کے ان الفاظ کی تصدیق کرو جو منکرین خلافت کے اخبار کو پیغام جنگ کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ اور جس نے اپنی زندگی کے آخری پانچ چھ ماہ میں اس کو چھوا تک نہیں سلے کمرہ کے دروازوں کے کواڑ و اٹھو اور منکرین خلافت کے سیاہ سفید جھوٹ کے بادلوں کو صداقت کے سورج کا منور چہرہ دکھا کر اڑا دو۔ اے چھت کے شہتیر تو مع اپنی تمام کڑیوں کے باواز بلند بول اور ان منکرین خلافت کے جھوٹ کو ظاہر کر ۔

(مبارک) (باقی آئندہ)

قابل توجہ ناظرین الحکم

ناظرین اخبار الحکم خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں کیونکہ اسکے بغیر انکے ارشاد کی تعمیل جلدی نہیں کر سکتے جن دوستوں کو کوئی نمبر اخبار نہ ملا ہو انکو چاہیئے کہ پندرہ روز کے اندر اندر اطلاع دیں ورنہ بعد میں پرچہ ملنا مشکل ہے (مینیجر)